بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

جلد 72

شمارہ 24

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

25 ذوالقعدہ 1444 ہجری قمری ● 15 احسان 1402 ہجری شمسی ● 15 جون 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ
وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ
ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا

(بنی اسرائیل:36)

ترجمہ: اور جب تم ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ یہ بات بہت بہتر اور انجام کار سب سے اچھی ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جون 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اصل حق استمداد کا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے
کسی مخلوق کیلئے نہ آسمان پر نہ زمین پر یہ حق نہیں ہے
انسان کا محبوب، معبود اور مطلوب اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہئے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

مدد خدا تعالیٰ سے ہی مانگنی چاہئے

استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے اور اسی پر قرآن کریم نے زور دیا ہے، چنانچہ فرمایا کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحۃ:5) پہلے صفاتِ الٰہی رَبّ، رَحۡمٰن، رَحِیۡم، مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ کا اظہار فرمایا۔ پھر سکھایا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ یعنی عبادت بھی تیری کرتے ہیں اور استمداد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل حق استمداد کا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ کسی انسان، حیوان، چرند، پرند غرضیکہ کسی مخلوق کیلئے نہ آسمان پر نہ زمین پر یہ حق نہیں ہے مگر ہاں دوسرے درجہ پر ظلّی طور سے یہ حق اہل اللہ اور مردانِ خدا کو دیا گیا ہے۔ ہم کو نہیں چاہیے کہ کوئی بات اپنی طرف سے بنالیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے اندر اندر رہنا چاہیے۔ اسی کا نام صراطِ مستقیم ہے اور یہ امر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ سے بھی بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔ اسکے پہلے حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا محبوب، معبود اور مطلوب اللہ تعالیٰ ہی ہونا چاہئے۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 462، مطبوعہ 2018 قادیان)

اگر کوئی کان دوسرے کی نسبت وہ بات سنے گا جسکے سننے کا اس کو حق نہ تھا اس پر بھی پرسش ہوگی
اگر آنکھ اس بات کو دیکھنے کی کوشش کرے گی جسکے دیکھنے کا اسکو حق نہیں تو اسکے بارہ میں بھی پرسش ہوگی
اگر کوئی دل ایسے خیالات رکھے گا جن کے رکھنے کا اسے حق نہیں تو اس کے متعلق بھی پرسش ہوگی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 37 وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡـُٔوۡلًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس سے یہ مطلب نہیں کہ کوئی نیا علم نہ سیکھو اور نئی نئی تحقیقاتیں نہ کرو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بدظنی نہ کرو اور بغیر تحقیق کے دوسروں پر الزام نہ لگاؤ۔ چنانچہ اس کے آگے وہ اسباب جن سے بدظنی پیدا ہوتی ہے بیان کئے ہیں یعنی کان آنکھ اور دل۔ بعض دفعہ انسان دوسرے کے متعلق بات سن کر اس بات کو پلے باندھ لیتا ہے اور بغیر تحقیق دشمنی شروع کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ ایک واقعہ دیکھتا ہے اور اس سے غلط نتیجہ نکال لیتا ہے اور یہ تحقیق نہیں کرتا کہ ممکن ہے کہ اس فعل کی کوئی جائز وجہ ہو جسے دیکھ کر اس نے بُرا سمجھ لیا اور بعض آپ ہی آپ اپنے دل میں ایک بات پیدا کر لیتے ہیں۔ ان سب باتوں سے روکا اور فرمایا کہ ظنی باتوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے۔

بدظنی کے موجبات میں کان سب سے بڑا موجب ہے۔ زیادہ تر لوگوں سے باتیں سن کر لوگ بدظنی کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا ذکر پہلے کیا۔ اس کے بعد دوسرا بڑا ذریعہ آنکھ ہے اسے دوسرے نمبر پر بیان کیا۔ اسکے بعد انتہا کی بدظنی کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ نہ شکایت سنتا ہے نہ کوئی مشتبہ بات دیکھتا ہے بلکہ آپ ہی آپ دل میں ایک وجہ بنا کر دوسروں کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ اس کو سب سے آخر میں رکھا کہ یہ موجب سب سے کم ہے کیونکہ خطرناک مریض عام مریضوں سے ہمیشہ کم ہوتے ہیں۔

اِنَّ السَّمۡعَ الخ۔ اس جملہ سے یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ مت خیال کرو کہ صرف مال وجان کے معاملہ میں ظلم میں گرفت ہوگی بلکہ انسانی عزت پر حملہ کے متعلق بھی پرسش کی جائے گی۔ اگر کوئی کان دوسرے کی نسبت وہ بات سنے گا جس کے سننے کا اس کو حق نہ تھا اس پر بھی پرسش ہوگی۔ اگر آنکھ اس بات کو دیکھنے کی کوشش کرے گی جس کے دیکھنے کا اس کو حق نہیں تو اس کے بارہ میں بھی پرسش ہوگی۔ اگر کوئی دل ایسے خیالات رکھے گا جن کے رکھنے کا اسے حق نہیں تو اسکے متعلق بھی پرسش ہوگی۔ یہ ایسی اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی کی تعلیم ہے کہ اس پر عمل کر کے کسی قسم کا گند انسان میں باقی نہیں رہ سکتا۔

اس تعلیم میں اخلاق کے متعلق نہایت اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے۔ انسان کو اپنے فیصلوں کی بنیاد ظن پر نہیں رکھنی چاہئے بلکہ علم پر رکھنی چاہئے محض کان کی شہادت یا آنکھ کی شہادت یا دل کی شہادت کافی نہیں بلکہ تمام ذرائع سے تحقیق کر کے پھر فیصلہ کرنا چاہئے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا ایک مشہور قول ہے کہ ’’اگر کسی میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ ایمان کی تو اس کو کافر مت کہو۔‘‘ اس پُر حکمت ارشاد کا یہی مطلب ہے کہ اگر ننانوے دلائل اسکے کفر کے ہوں اور ایک دلیل ایمان کی ہو تو بھی اسے کافر نہ کہو۔ یہ مطلب ہرگز نہیں جیسا کہ بعض احمق خیال کرتے ہیں کہ ننانوے شرعی وجوہ کفر کے ہوں تب بھی اسے کافر نہ کہو۔ کفر کے اسباب تو ہیں ہی سات آٹھ۔ اللہ کا انکار، ملائکہ کا انکار، کتب سماویہ کا انکار، انبیاء کا انکار، دعا کا انکار، قضاوقدر کا انکار اور حشر بعد الموت کا انکار۔ پس اگر اسکے یہ معنے لئے جائیں کہ ننانوے اسباب کفر کے ہوں پھر بھی کافر نہ کہو تو کسی دہریہ کو بھی کافر نہیں کہا جاسکتا۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 334، مطبوعہ 2010 قادیان)

……☆……☆……☆……

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(2388) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپؐ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا یہ (پہاڑ) میرے لئے سونا بنا دیا جائے تو بھی مجھے پسند نہیں کہ اس میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے، بجز اُس دینار کے جو قرضہ اَدا کرنے کیلئے رکھوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا جتنا زیادہ کوئی دولت مند ہے اتنا ہی زیادہ وہ محتاج ہے، سوائے اُس شخص کے جو مال اس اس طرح خرچ کرے۔

اِنَّ الۡاَکۡثَرِیۡنَ ھُمُ الۡاَقَلُّوۡنَ: حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں: یہ جملہ جوامع الکلم میں سے ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ دولتمندی روپیہ جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ اکثر دولت مند اخلاق فاضلہ سے محروم ہونے کی وجہ سے تہی دست ہیں۔ دولت مندی دولت جمع کرنے میں نہیں بلکہ دائیں بائیں خرچ کرنے میں ہے یعنی دینی اور دنیاوی ضرورتوں میں خرچ کرنے سے دولت کی غرض پوری ہوتی ہے۔ وہ شخص جس نے روپیہ جمع رکھا اور حقوق کی ادائیگی میں خرچ نہ کیا، وہی سب سے زیادہ قلاش ہے۔ مگر جس شخص نے اپنی دولت سے حقوق ادا کیے، وہی دراصل غنی ہے کہ اس نے دولت کی اصل غرض حاصل کر لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دولت سے متعلق یہ نظریہ غایت درجہ حکیمانہ ہے اور آپؐ کی پاکیزہ صفات نفس کی وسعت آپؐ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ اگر اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی آپؐ کے پاس ہو تو اس سے آپؐ کی خوشی صرف اس وقت پوری ہوگی کہ جب حقوق کی ادائیگی میں وہ سب کا سب خرچ ہو جائے۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الاستقراض، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

مکانوں کے نام تجویز کرنا
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 26 مئی 2023 (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
پیغام حضور انور برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش 2022ء
نیشنل مجلس عاملہ برطانیہ کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
نماز جنازہ حاضر و غائب | اعلان نکاح | وصایا
خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب | خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مکانوں کے نام تجویز کرنا

(حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ)

گزشتہ شمارہ میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک مضمون بعنوان ’’مکان بنانے والے احباب اپنے مکانوں کے نام ضرور رکھیں‘‘ الفضل اگست 1936 سے لیکر شائع کیا گیا تھا۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد الفضل کے اگلے شمارہ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا مضمون شائع ہوا کہ مکان کی آسانی سے تلاش کیلئے صرف مکان کا نام رکھنا کافی نہیں بلکہ صاحب مکان کا نام لکھنا بھی ضروری اور مفید ہے۔ نیز یہ کے نام کے علاوہ مکان کی پیشانی پر کیا لکھنا چاہیئے اس طرح کی اور بہت سی مفید باتوں کی جانکاری کیلئے یہ دلچسپ مضمون ضرور پڑھیں۔ (ادارہ)

اخبار الفضل 22/اگست میں ذکر وفکر کی سرخی کے ماتحت یہ مضمون شائع کیا گیا ہے کہ احمدی احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے مکانوں کے نام تجویز کر کے کسی نمایاں جگہ مکان پر لکھوا دیا کریں۔ اس سے تلاش کنندہ کو مکان کا پتہ لگ سکے گا اور اچھے نام سے دعا اور تفاول کا فائدہ بھی حاصل ہوگا لیکن میرے نزدیک مکان کی تلاش میں کامیابی کیلئے مکان کا نام لکھنا کافی نہیں بلکہ مالک مکان کا نام لکھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ ہزاروں احمدی باوجود الفضل اور سلسلہ کے اخبارات پڑھنے کے اگر دارالحمد کے پاس سے گزریں اور انہیں پہلے سے یہ اطلاع نہ ہو کہ یہ کس کی کوٹھی ہے تو بہت ممکن ہے کہ محض دارالحمد کے الفاظ پڑھ کر معلوم نہ کرسکیں کہ کس ساکن کا یہ مسکن ہے لیکن اگر بجائے دارالحمد کے الفاظ کے مالک مکان یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نام لکھا ہو تو ایک احمدی بھی ایسا نہ نکلے گا جو حضور کا نام پڑھ کر یہ معلوم نہ کر سکے کہ یہ کس کی کوٹھی ہے پس محض مکان کی تلاش کیلئے نہ مکان کے نام تجویز کرنے کی ضرورت ہے اور نہ اسے مکان پر لکھوانے کی ضرورت ہے بلکہ اس غرض کیلئے صرف مالک مکان کا نام لکھدینا کافی ہے۔ ہاں دعا وتفاول اور اظہار شکریہ کیلئے اپنے مکان کا اچھا سا نام تجویز کرنا بہت مناسب بلکہ مذاق لطیف اور بلند تہذیب کے عین مطابق ہے۔ بالخصوص جبکہ مکان کا نام ایسا ہو جس سے مکان کا سنہ تعمیر نکلتا ہو۔

پس میں اس تجویز سے پوری طرح موافقت کرتا ہوا احباب کی توجہ ایک اور امر کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمارے دوست اپنے مکان پر یہ الفاظ ضرور لکھوایا کریں مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تا کہ جب وہ مکان میں داخل ہونے لگیں تو لازماً یہ الفاظ ان کے سامنے آجائیں اور وہ زبان ودل یا کم سے کم دل سے ان الفاظ کو پڑھتے ہوئے گھر میں داخل ہوں اور جو مفہوم ان پاک کلمات کا ہے وہ ان کے دل میں پوری طرح جاگزیں ہوجائے اور میرا یہ مشورہ قرآن مجید کے اُس مقام سے مستنبط ہے جہاں لکھا ہے کہ ایک متکبر امیر جب اپنے باغ میں داخل ہوا تو اپنے پھلوں اور پھولوں سے لدے ہوئے باغ اور اپنی سرسبز کھیتیوں اور چشموں اور عظیم الشان محل کو دیکھ کر تکبر میں آگیا اور اپنے غریب ہمسایہ بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگا تو اس غریب نے اسے کہا لَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی اَے میرے امیر بھائی! جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا کرتا ہے تو کیوں یہ نہیں کہا کرتا کہ یہ باغ اور محل اور چشمے وغیرہ میرے کسی زورِ بازو کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ محض خدا کی مشیت اور ارادے اور اُسکے فضل سے مجھے ملے ہیں۔ پس ان کی وجہ سے میری کوئی خوبی ثابت نہیں ہوتی کہ جس کی وجہ سے میں اپنے آپ کو بڑا سمجھوں اور غریب ہمسایہ کو حقیر تصور کروں اور نہ ان چیزوں کا قائم اور آباد رکھنا میرے احاطۂ اختیار میں ہے بلکہ محض خدا کے ارادے اور مرضی پر موقوف ہے لیکن غریب بھائی کی نصیحت سے وہ متکبر متاثر نہ ہوا بلکہ تکبر میں بڑھ کر یوں کہنے لگا کہ میرا مال ودولت اور حشمت واقتدار ہرگز کم نہیں ہوگا بلکہ بڑھتا ہی جائے گا مگر خدا کو یہ تکبر پسند نہیں آیا اور اس کی قہری تجلی نے اس کے باغ کو ایک آن کی آن میں تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا۔ پس ہر مکان والے کو ڈرتے رہنا چاہیئے اور اقرار کرتے رہنا چاہیئے کہ یہ جھونپڑی یا چھوٹا سا مکان یا حویلی یا محل یا پائگاہ میرے کسی ذاتی جوہر کا نتیجہ نہیں بلکہ مَا شَآءَ اللّٰهُ یعنی محض خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے ہے۔ نیز اس کا آئندہ تباہی وبربادی سے بچے رہنا اور اس کے رہنے والوں کا دلشاد وکامیاب وکامران رہنا میرے قبضہ یا اختیار میں نہیں بلکہ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی محض خدا کے اختیار میں ہے۔ پس لَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ کے مطابق مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا مکان کے دروازہ پر نمایاں جگہ پر لکھنا نہایت ضروری ہے تا کہ جب کوئی شخص اپنے مکان میں داخل ہونے لگے تو خود بخود یہ الفاظ اسکے سامنے آجائیں اور وہ یہ الفاظ پڑھتا ہوا اور اُن کے مفہوم کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہوا اپنے گھر میں داخل ہو۔ ورنہ دیکھو کہ جس نے اتنی عظیم الشان حویلی تمہیں دی ہے کیا اب وہ مسلوب الاختیار ہو گیا ہے کہ وہ تم سے اس حویلی کو واپس نہیں لے سکتا؟ کیا پشاور کی آگ نے ہزاروں مکان تباہ نہیں کر دیئے؟ یا کیا رہتک کے سیلاب نے قیمتی سے قیمتی کوٹھیاں خراب نہیں کر دیں؟ یا کیا کوئٹہ اور بہار کے زلزلہ نے لاکھوں سر بفلک محل زمین کے ساتھ نہیں ملا دیئے؟ پس جب خدا کا قہر ایک آن میں جَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا کے مطابق ساتویں منزل کو تحت الثریٰ میں لے جاسکتا ہے تو کیا یہ دانشمندی اور عاقبت اندیشی نہیں کہ ہم اس کی رحمت کا دامن پکڑتے ہوئے مکان میں داخل ہوتے وقت یہ کہا کریں کہ مَا شَآءَ اللّٰهُ یعنی الٰہی تو نے ہی یہ گھر مجھے عنایت کیا اور تو نے ہی اسے آباد کیا اور لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی الٰہی تیرے فضل سے ہی یہ گھر آباد اور ہم شادرہ سکتے ہیں۔ پس اَے میرے مولا! آئندہ بھی میرا گھر آباد رہے اور میرے اہل وعیال شاد رہیں اور اے میرے مولا اپنے بندہ اور بندہ زادوں پر نظر کرم رکھیو کیونکہ اگر تُو نظر رحمت فرمائے گا تو ہمارا سب کچھ ہے اور اگر تیری نظر ہم سے پھری تو الٰہی ہمارا کچھ بھی نہ رہے گا۔ الٰہی ہم تو تیری نظر لطف کے منتظر ہیں کیونکہ وہی ہماری دُنیا اور وہی ہماری آخرت ہے۔

پس نہایت ضروری ہے کہ جب ہم اپنے گھر میں داخل ہوں یا اپنے باغ یا باغیچہ میں جائیں تو مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے الفاظ اور مفہوم ہمارے پیش نظر ہوں لیکن انسان بھول اور فراموشی کا پُتلا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ یہ الفاظ ہم اپنے مکان پر لکھیں تا کہ مکان میں داخل ہوتے وقت خود بخود ہماری نظر ان الفاظ پر پڑے اور ہمیں قرآن مجید کا ارشاد یاد آجائے۔

یہاں پر ایک روایت کا لکھنا ضروری ہے کیونکہ گو اسکا اصل مضمون سے تعلق نہیں مگر بھول کو دُور کرنے کی خوب مثال ہے اور وہ روایت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہم لوگ ایک دعوت میں شریک تھے کہ صاحب خانہ نے دسترخوان پر کھانا چنکر کہا کہ بسم اللہ کیجئے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بجائے اس کے کہ یوں کہا جائے کہ کھانا شروع کیجئے، بسم اللہ کیجئے کا محاورہ کسی شخص نے نہایت ہی مفید اور صحیح طور پر رائج کیا ہے کہ اس سے کھانے والوں کو یہ مسئلہ یاد آجاتا ہے کہ کھانا بسم اللہ کہہ کر شروع کرنا چاہیئے۔ پس اس آیت کے یاد دلانے کیلئے یہی بہتر طریق ہے کہ اسکے الفاظ گھر کے دروازہ پر لکھ لئے جائیں۔

یہاں پر ضمناً میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دار اور اس کے مختلف حصوں کے ناموں کے متعلق کچھ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس طرح عربی میں ہر شہر کو مدینہ کہتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خاص شہر میں تشریف لے جانے سے صرف المدینہ اس کا نام پڑ گیا۔ نیز عربی میں ہر چھوٹے سے چھوٹے گھر کو بیت کہتے ہیں۔ مگر ابتدائے آفرینش میں خدا تعالیٰ نے مکہ میں ایک گھر بنا کر اس کا نام البیت رکھ دیا جیسا کہ فرمایا وَاِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ اسی طرح عربی میں ہر بڑے گھر کو دار کہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اِنِّیۡۤ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ کہہ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کا نام الدار رکھ دیا۔ یہاں پر اگر کوئی شخص کہے کہ حضور! رسول مقبول علیہ السلام کے مکان کا نام کیا ہے؟ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ حضور علیہ السلام کے تمام گھر خلفاء کے زمانہ میں مسجد کا جزو بن چکے ہیں اور اب دنیا میں کوئی گھر ایسا نہیں جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاسکے۔ پس کسی احمدی کو اجازت نہیں کہ وہ اپنے مکان کا نام صرف الدار رکھے۔ یہ دنیا میں صرف ایک گھر کا نام ہے جیسا کہ کسی شہر کا نام المدینہ رکھنا جائز ہے۔ یہ محض حضور سرور کائنات کے شہر کا امتیازی نام ہے۔ نیز کسی مکان کو البیت کے نام سے موسوم کرنا درست نہیں۔ یہ خصوصیت تو صرف اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ کو حاصل ہے۔ اسی طرح دنیا کی کوئی کتاب الکتاب کہلانے کی مستحق نہیں کیونکہ یہ طرۂ امتیاز خدا تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب کو حاصل ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کا نام الدار ہے اور باقی احمدیوں کے مکانات الدار نہیں۔ ہاں دارالحمد، دارالشکر، دارالفضل، دارالانوار وغیرہ وغیرہ دار کی اضافت کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الدار کے مختلف حصوں کے مختلف نام کیوں رکھے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم وَسِّعۡ مَکَانَکَ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مکان میں اپنے مریدوں کی رہائش کیلئے بیسیوں کمروں کا اضافہ کیا تو اب مریدوں اور خادموں کیلئے کمروں کی تعیین مشکل ہوگئی۔ اس لئے حضور نے کسی کمرہ کا نام بیت الذکر کسی کا بیت الفکر کسی کا بیت الدعا، کسی کا حجرہ، کسی کا دارالبرکات اور کسی کا بیت النور رکھا تا کہ گھر میں مختلف رہنے والے خاندانوں کے افراد کو کسی خاص حصہ کی تعیین کرنے میں دقت نہ ہو۔ علاوہ ان ناموں کے حضور نے اپنے ایک چوبارہ کی چھت پر جگہ بنائی تا کہ گھر کی مستورات گرمیوں میں مغرب عشاء اور فجر ادا کرسکیں اور اس پر الفاظ مسجد البیت یعنی گھر کی مسجد لکھوا دیئے اور علاوہ عربی ناموں کے حضور کے مکان کے بعض حصے گول کمرہ، گلابی کمرہ، سردخانہ، ڈونگا دالان کے نام سے بسبب اپنی ہیئت وضع اور رنگ کے کہلاتے تھے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ حضور نے خود یہ نام رکھے تھے بلکہ خدام اور گھر کے رہنے والے ایسا کہتے تھے اور عربی ناموں میں سے بیت النور اسی کمرہ کا نام حضور نے تجویز فرمایا جو الدار میں سب سے اندھیرا کمرہ تھا۔ پس اس کے ظاہری اندھیرے کے باوجود اسے بیت النور کہنا ہی نہایت درست اور موزوں ہے کیونکہ ایسا کہنا گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا ہے کہ جو کمرہ ظاہر میں تاریک اور اندھیرے والا ہو اس میں اگر کوئی نورانی شخص قدم رکھے تو اسے تاریک مت کہو کیونکہ اس کی تاریکیوں پر سو نور قربان ہیں اور اب تو وہ خود ہمہ تن نور ہے جیسا کہ باوجود مر جانے اور مردہ ہو جانے کے اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں مرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ یعنی میری راہ میں مرنے والے کو مرنے والا نہ کہا کرو بلکہ اسے زندہ ہونے والا کہا کرو۔

(مطبوعہ اخبار الفضل قادیان 27/اگست 1936ء)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو
اور خدا سے بھی صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو

(مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 497)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

خطبہ جمعہ

''تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے
اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا'' (حضرت مسیح موعودؑ)

''میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا
اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے'' (حضرت مسیح موعودؑ)

مخالف بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے

خلافت حقہ اسلامیہ کی تائید کی عکاسی کرنے والے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 رمئی 2023ء بمطابق 26 رہجرت 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب یہ خبر دی کہ آپ کا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے تو آپؑ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ'' دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (النور: 56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچادیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔'' فرمایا ''......سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔''

فرمایا کہ''......خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 304 تا 307)

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جماعت کو حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ہاتھ پر جمع کیا۔ گو بعض لوگ چاہتے تھے کہ انجمن کے ہاتھ میں انتظام رہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے آہنی ہاتھوں سے اس فتنے کا خاتمہ فرمایا۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے وصال کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانیؓ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کے خلیفہ منتخب ہونے کے وقت بھی بعض لوگ جو اپنے آپ کو علمی اور عقلی لحاظ سے بہت بڑا سمجھتے تھے انہوں نے فتنہ اٹھانے کی کوشش کی اور ان کی یہ کوشش تھی کہ انتخابِ خلافت کو اگر مکمل طور پر نہیں روکا جا سکتا تو چند ماہ کیلئے ملتوی کر دیا جائے تا کہ انہیں جماعت میں تفرقہ ڈالنے کا موقع مل جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدے کے موافق مومنین کی جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور مخالفینِ خلافت اور منافقین ناکام و نامراد ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپؓ کی خلافت تقریباً باون سال کے عرصے پر محیط ہوئی اور دنیا میں مشن کھلے۔ جماعت کا انتظامی ڈھانچہ مضبوط ہوا۔ یہ سب آپؓ کے دَور میں ہوا۔

پھر آپؓ کے وصال کے بعد خلافت ثالثہ کا دَور شروع ہوا اور حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح ثالثؒ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے خلافت کے مقام پر فائز ہوئے۔

پھر جب خدائی تقدیر کے مطابق آپؒ کا وصال ہوا تو حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ کے مقام پر فائز فرمایا اور پھر آپؒ کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقام پر متمکن فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے باوجود میری کمزوریوں اور کمیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے ہوئے وعدے کے مطابق جماعت کو ترقی کی راہوں پر گامزن رکھا۔ اس عرصے میں دشمن نے جماعت میں تفرقہ ڈالنے، اسے ختم کرنے، خوفزدہ کرنے کی بے شمار کوششیں کیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیوں کو شہید کیا گیا، دنیاوی لالچ دیے گئے لیکن اللہ تعالیٰ احمدیوں کو خلافت سے تعلق اور ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا گیا۔ چاہے وہ ایشیا کے احمدی ہیں یا یورپ و امریکہ کے یا افریقہ کے، ہر ایک کا خلافت سے جو تعلق ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی پیدا فرما سکتا ہے۔ کسی انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ ایسی محبت اور اخلاص کا تعلق پیدا کرے جو افراد جماعت کو خلافت سے ہے اور خلیفۂ وقت کو جماعت سے ہے۔ میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں وہاں یہ نظارے دیکھنے میں نظر آتے ہیں اور یہ صرف کہنے کی باتیں نہیں ہیں بلکہ آج کل تو کیمرے کی آنکھ ان کو محفوظ کر لیتی ہے۔ ایم ٹی اے یہ نظارے دکھاتا رہتا ہے اور ان کو دیکھ کر مخالف بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔

اور پھر ہزاروں خطوط ہیں جو ہر مہینے مجھے آتے ہیں۔ اس بات کے اظہار کیلئے کہ لکھنے والوں کا کس قدر جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ خود لوگوں کو کس طرح خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے اور کس طرح ان کے دلوں میں خلافت سے محبت اور تعلق پیدا کر دیتا ہے۔

اس وقت میں بعض خطوط کے نمونے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے اور پھر یہ بات بھی لوگوں

کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کی خلافت کا جو جاری نظام ہے یہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید لیے ہوئے ہے۔

تنزانیہ میں ایک موزے (Mwanza) ریجن ہے۔ معلم نے وہاں سے رپورٹ دی اور لکھا کہ ایک دن نماز فجر کے بعد مبلغ کے ساتھ احبابِ جماعت سے ہم ملاقات کی غرض سے گئے۔ نماز ظہر سے قبل جب ہم مسجد واپس پہنچے تو مسجد میں سیڑھیوں پر ایک خاتون کو دیکھا۔ خیریت معلوم کرنے پر پتا چلا کہ وہ دعا کروانے آئی ہے۔ غالباً ان کا خیال تھا کہ جیسے غیر از جماعت مسلمانوں میں دم درود وغیرہ کا طریق رائج ہے ویسے ہی ہم بھی کرتے ہیں۔ افریقنوں میں بڑا رواج ہے یہ دم درود کا۔ چنانچہ مربی صاحب نے انہیں جماعتی تعلیمات سے آگاہ کیا اور ان کیلئے وہاں دعا بھی بہرحال کروائی۔ اس خاتون نے بتایا کہ مجھے خواب آتے ہیں جن میں ایک لمبی داڑھی والے گندمی رنگ کے آدمی مجھے ایسے ہی دین سمجھاتے ہیں جیسے یہ مربی صاحب نے سمجھایا ہے۔ اس پر اس کو جماعتِ احمدیہ کا تعارف کرایا گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر دکھائی گئیں۔ اس کا کہنا تھا کہ جو بزرگ انہیں خواب میں آکر سمجھاتے ہیں ان کی شکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے۔ اسکے بعد اس خاتون نے اپنے تین بچوں سمیت بیعت بھی کر لی۔ اس زمانے میں بھی خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی شکل بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دکھائی گئی۔

پھر انڈونیشیا کا صوبہ مغربی کالمنتان ہے۔ وہاں کے ایک علاقے کے رہائشی ہیں۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ انہوں نے اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ بیعت کی۔ ان کا جماعت سے رابطہ 2019ء سے تھا اور مبلغ کی باتوں سے وہ کافی متاثر تھے اس لیے ان کا مسجد آنا جانا تھا۔ کیونکہ ان کو یہ خیال تھا کہ یہ دوسرے مولویوں سے بہت مختلف ہیں۔ بہرحال ان کے اس طرح ہمارے مشنری کے قریب ہونے کی وجہ سے اس علاقے کے مولوی اور محلے والوں نے ان پہ الزام تراشیاں شروع کر دیں، بے دخل کر دیا، ان کو اپنی مسجد بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک ایسے بھنور میں پھنس گیا ہوں جو مجھے غرق کر دے گا لیکن ایک بزرگ مجھے بچانے آئے جنہوں نے جبہ پہنا ہوا تھا اور لاٹھی پکڑی ہوئی تھی۔ اس پر ہمارے مبلغ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصویر دکھائی جس میں حضور علیہ السلام ایک چھڑی پکڑے ہوئے تھے۔ اس نے لرزتے ہوئے کہا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے خواب میں مجھے اپنی لاٹھی سے بھنور سے بچایا تھا۔ اسی طرح ان کے بیٹے نے بھی خواب دیکھی اب صرف باپ نے نہیں دیکھی بلکہ بیٹے نے بھی دیکھی۔ اس نے کئی لوگوں کو اس طرح جبہ پہنا ہوا دیکھا۔ اس پر ہمارے مبلغ نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خلفاء کی تصاویر بھی دکھائیں تو اس لڑکے نے حیرت کے ساتھ کہا کہ جو لوگ اس نے دیکھے تھے ان میں حضرت خلیفۃ المسیح ثالث رحمہ اللہ بھی تھے، خلیفۃ المسیح رابع رحمہ اللہ بھی تھے اور مَیں بھی تھا۔ اس نے کہا یہ تو سارے وہی لوگ ہیں جو مَیں نے دیکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اکٹھا کر کے بھی دکھا دیا کہ خلافت کا نظام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ہے ایک ایسا نظام ہے جو تسلسل قائم کیے ہوئے ہے۔ بہرحال ان خوابوں کے بعد اس فیملی نے بیعت کر لی۔ اگر سچی تڑپ ہو تو پھر اس طرح اللہ تعالیٰ راہنمائی بھی فرماتا ہے۔

پھر انڈونیشیا کا جنوبی صوبہ ہے وہاں ایک جگہ بارو (Barru) ہے۔ امیر صاحب نے یہ لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمارے مبلغ فجر کی نماز مسجد میں پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص جماعت میں شامل ہونے کیلئے آیا۔ اس نے بتایا کہ وہ دوسری جگہ سے یہاں اپنی بیوی کے رشتہ دار سے ملنے آیا تھا۔ گفتگو کے دوران اس نے اپنی ماضی کی زندگی کے بارے میں بتایا جو مشکلات سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ ایک دفعہ مشکل حالات میں اس نے خواب میں دیکھا کہ سفید پگڑی اور داڑھی والے بزرگ سے ملاقات ہوئی ہے۔ خواب میں پگڑی والے بزرگ نے اسے بتایا کہ چالیس دنوں تک ہر فجر کی نماز میں صدقے کے خانے میں صدقہ ڈالتے رہو تو مشکلات دُور ہو جائیں گی۔ اس نے اسی طرح کیا جیسا کہ خواب میں بتایا گیا تھا۔ کہتا ہے بیسویں دن اس کی پریشانیاں ختم ہونے لگیں۔ طرح طرح کی نوکریاں اور سہولتیں بھی مل گئیں۔ اس نے بتایا کہ تقریباً تین ماہ قبل سفید پگڑی اور داڑھی والے شخص ایک بار پھر خواب میں آئے اور پھل لینے کیلئے اسے پہاڑ پر لے گئے اور کہا کہ یہ خواب صرف ان لوگوں کو بتایا جائے جو اپنے اندر تقویٰ کی علامت ظاہر کرتے ہوں۔ اسکے بعد مبلغ نے اسے خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو اس شخص نے حیرانی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص کو میں نے دیکھا ہے۔ چنانچہ یہ شخص بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوا۔

پھر ایک خاتون جو ملک مالی کی رہنے والی ہیں، سراجی ان کا نام ہے۔ ان کے بارے میں مقامی مبلغ بیان کرتے ہیں کہ بہت مخلص ہیں۔ اردگرد کے گاؤں میں جہاں بھی تبلیغ کے پروگرام کا سنتی ہیں اپنے بچوں کو کہتی ہیں کہ مجھے سائیکل پر بٹھا کر وہاں لے کر جاؤ۔ وہ کہتی ہیں کہ احمدی ہونے سے قبل وہ خواب میں دو آوازیں سنتی تھیں۔ ایک تو میرے خطبے کے ساتھ جو تشہد اور سورۃ فاتحہ مَیں پڑھتا ہوں اس کی تلاوت کی آواز اور دوسری وہاں کے مبلغ جو ہیں معاذ صاحب ان کی تبلیغ کی آواز۔ کہتی ہیں میں پریشان ہوتی تھی یہ کس کی آوازیں ہیں جو مجھے خواب میں آتی ہیں۔ اب جب جماعت کا ریڈیو پروگرام شروع ہوا اور انہوں نے ریڈیو پر میرا خطبہ سنا، تلاوت سنی، دوسرے تبلیغی پروگرام دیکھے تو تب کہنے لگیں یہ تو وہی آوازیں ہیں جو میں سنتی تھی چنانچہ یہی بات ان کی احمدیت کی قبولیت کا سبب بنی۔

کیمرون ایک اَور ملک ہے وہاں کی بھی رپورٹ ہے۔ ایک نوجوان عبدالرحمٰن بیلا نے اپنے احمدی ہونے کا واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں چند سال قبل میں نے خواب میں دو بزرگان کو دیکھا۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں شہر میں موٹر سائیکل چلا کر سواریاں اٹھاتا ہوں اور اس طرح اپنا گزارا کرتا ہوں۔ اس پر دوسرے نے مجھے فرمایا کہ موٹر سائیکل کو چھوڑیں اور ادھر آکر نمازیں پڑھائیں۔ چنانچہ میں نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ کہتے ہیں کہ چند دنوں کے بعد میں نے بازار میں ایک نوجوان کو دیکھا جو پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا اور وہ پمفلٹ جماعت احمدیہ کے تھے۔ میں نے گھر آکر غور سے اس پمفلٹ کو دیکھا اور پڑھا تو اس پمفلٹ پر میں نے ایک بزرگ کی تصویر دیکھی اور یہ تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی جو میں نے خواب میں دیکھی تھی اسکے بعد جماعت کے ساتھ رابطے کی کوشش کی اور معلم کے ساتھ ان کا مزید رابطہ بڑھا۔ انہوں نے لٹریچر مزید حاصل کیا اور دوسرا شخص جو تھا جو پہلے انہوں نے خواب میں دیکھا تھا، کہتے ہیں وہ تصویر بھی مجھے باقی لٹریچر میں نظر آگئی اور وہ تصویر میری تھی۔ کہتے ہیں دوسری موجودہ خلیفہ کی تھی۔ کہتے ہیں میں نے نام تو سنا ہوا تھا لیکن زیادہ علم نہیں تھا لیکن خواب میں جس شخص نے مجھے نماز پڑھانے کیلئے کہا تھا وہ جماعت کے موجودہ خلیفہ تھے اور ان کا خواب میں نماز کیلئے بلانا اور نماز پڑھانے کی برکت تھی کہ پچھلے سال ہمارے گاؤں کے چیف فوت ہوئے اور کہتے ہیں یہ اتفاق ہوا کہ ان کی اولاد نہیں تھی اور اس وجہ سے مجھے پھر ان کی وصیت کے مطابق گاؤں کا چیف بھی بنا لیا گیا اور یہ عزت بخشی گئی اور کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ عزت مجھے جماعت کی وجہ سے ہی ملی ہے۔

پھر گنی بساؤ ایک اَور ملک ہے۔ مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ یہاں ایک علاقہ ہے وہاں کی ایک خاتون ہیں ماریہ صاحبہ۔ عائشہ ماریہ نام ہے ان کا۔ ان کے دو بیٹوں نے احمدیت قبول کی تو عائشہ صاحبہ کے بڑے بھائی جو کہ جماعت کے بہت مخالف ہیں اور وہی عائشہ اور اس کی فیملی کو سنبھالتے ہیں اور کھانے وغیرہ کی اشیاء بھی لے کر دیتے ہیں انہوں نے اپنی بہن کو فون کیا اور تنبیہ کی کہ اگر تمہارے بیٹوں نے احمدیت نہیں چھوڑی تو میں تم لوگوں کی مدد کرنا چھوڑ دوں گا اور میرا تم لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ یہ بات سن کر عائشہ بہت پریشان ہوگئیں۔ بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ احمدیت چھوڑ دو لیکن ان بیٹوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمارے لیے کافی ہے اور ہم کبھی بھی احمدیت نہیں چھوڑیں گے۔ بیٹوں کا یہ جواب سن کے عائشہ اَور زیادہ پریشان ہوگئیں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کریں۔ دو دن کے بعد کہتی ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ خواب میں بہت پریشان ہیں اور زور زور سے رو رہی ہیں۔ اتنے میں سفید لباس میں ملبوس ایک سفید داڑھی والے شخص نے انہیں بلایا اور رونے کی وجہ پوچھی جس پر انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ فکر نہ کرو تمہارے بیٹے ان سب کے اوپر رہیں گے۔ یہ بات سن کے ان کی آنکھ کھل گئی۔ ان کا دل خواب کے بعد مطمئن تھا۔ صبح ہوتے ہی انہوں نے خواب ہمارے مشنری کو سنائی اور جب ان کو مشنری صاحب نے میری تصویر دکھائی تو انہوں نے کہا یہ تو وہی شخص تھے جو مجھے خواب میں آئے تھے اور انہوں نے مجھے تسلی دلائی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نہایت مخلص احمدی ہیں اور لجنہ کے ہر کام میں صف اول میں شامل ہوتی ہیں۔

کینیا کا بھی ایک واقعہ ہے۔ نکورو (Nakuru) ریجن کے علاقہ ''بھاٹی'' (Bahati) میں وہاں ہماری جماعت ہے اور یہ علاقہ عیسائی اکثریت کا علاقہ ہے۔ چھوٹا سا قصبہ ہے اور کہتے ہیں اس قصبے میں بھی بے شمار پانچ سو پچاس کے قریب چرچ ہیں اور واحد احمدی مسلمانوں کا ایک سینٹر ہے۔ ایک دن ایک شخص جو مسلمان تھا ہمارے سینٹر آیا اور نماز میں شامل ہوا۔ جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بتایا کہ اسکا نام محمد عبدی ہے اور وہ یہاں کا مقامی ہے۔ کہنے لگا کہ کچھ دن پہلے مجھے معلوم ہوا کہ یہاں ایک نماز سینٹر ہے تو میں نماز کیلئے چلا آیا۔ جس پر اس کو جماعت کا تعارف کروایا جس پر اس نے کچھ ایسی باتیں کیں کہ جس سے معلوم ہوا کہ یہ جماعت مخالف رویہ رکھتا ہے۔ ایک دن راستے میں دوبارہ ملا تو معلم صاحب نے اسے کہا کہ مسلمان بھائی ہو تو ٹھیک ہے۔ اختلاف تمہیں ہے لیکن کوئی بات نہیں تم نماز پڑھنے ہمارے سینٹر آجایا کرو۔ اگر کچھ تحفظات ہیں تمہارے یا سوالات ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

(الانبیاء:108)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے دنیا کیلئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۲﴾ وَالۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۳﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ ؕ﴿۴﴾ (البروج:2تا4)

ترجمہ: قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی اور موعود دن کی

اور ایک گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے گی۔

طالب دعا: شیخ دیدار احمد صاحب، فیملی و مرحومین (جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

تو بغیر جھجک کے تم پوچھ سکتے ہو ہم جواب دیں گے۔ کہتے ہیں میں دعا بھی کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھولے۔ کہتا ہے چند دن کے بعد وہ شخص محمد عبدی نام میری رہائش پر آیا۔ جب وہ آیا تو اس وقت گھر میں ایم ٹی اے چل رہا تھا اور وہاں ایم ٹی اے پر میرا خطبہ لگا ہوا تھا۔ کافی دیر وہ غور سے سنتا رہا۔ جب خطبہ ختم ہوا تو کہنے لگا میں بیعت کرنا چاہتا ہوں جس پر کہتے ہیں مجھے بڑی حیرانگی ہوئی کہ بظاہر تو یہ مخالف شخص تھا اچانک یہ کیا تبدیلی پیدا ہو گئی۔ تو جب بیعت کی تو اس سے وجہ پوچھی۔ اس نے بتایا کہ گذشتہ رات کے پچھلے پہر میری آنکھ کھلی تو میں باہر صحن میں نکلا تو اچانک میری نظر آسمان کی طرف پڑی تو کوئی روشن چیز مجھے نظر آئی جس کا میرے دل پر بہت گہرا رعب اور اثر تھا اور اب جب آپ کے پاس آیا ہوں اور یہاں جب میں نے خلیفہ کا خطبہ دیکھا ہے رات والی تصویر جو تھی وہ میرے ذہن میں مکمل ہوگئی۔ اب میں اس وقت پوری فیملی کے ساتھ بیعت کرتا ہوں اور جماعت میں داخل ہوتا ہوں۔

اب کس طرح اللہ تعالیٰ ایک مخالف پر نہ صرف احمدیت کی سچائی ظاہر فرماتا ہے بلکہ خلافت سے تعلق بھی اس کے دل میں پیدا فرماتا ہے۔ یہ کسی انسانی کوشش سے نہیں ہوسکتا۔

کیمرون ایک اَور ملک ہے، وہاں ایک شہر مروہ ہے۔ وہاں سلیمان صاحب سکول ٹیچر ہیں۔ کہتے ہیں میں نے کیبل پر ایم ٹی اے کا ایک پروگرام دیکھا جس میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ بچوں کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔ ایک بچے نے یوکرین اور رشیا کی جنگ کے متعلق سوال کیا تو امام جماعت احمدیہ نے بڑے اچھے انداز میں سادہ طریقے سے جواب دیا اور یہ بھی کہا کہ میں نے دنیا کی طاقتوں کے بہت طاقتور ملکوں کے صدروں کو خط لکھے ہیں۔ ان کو متنبہ بھی کیا ہے کہ اگر اس وقت دنیا میں امن قائم نہ کیا اور دنیا میں انصاف قائم نہ کیا تو بہت خطرناک حالات ہو جائیں گے۔ کہتے ہیں یہ باتیں سن کے میں سوچ رہا تھا کہ میں جماعت کے کسی شخص سے رابطہ کروں تو ایک دن مروہ شہر کے لوکل ٹی وی پر وہاں کی مقامی زبان میں امام جماعت احمدیہ کے خطبہ کا ترجمہ آ رہا تھا۔ ٹی وی سکرین پر صدر جماعت کا فون نمبر آیا تو میں نے جماعت سے رابطہ کیا۔ اسکے بعد جماعت کا لٹریچر پڑھا، خلیفۃ المسیح کی ورلڈ کرائسز والی کتاب پڑھی۔ اس کے بعد میرا دل مطمئن ہوا اور میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگیا۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ اب جماعت کے بڑے فعال ممبر ہیں۔

پھر سیرالیون سے مبلغ لکھتے ہیں ابراہیم نامی ایک شخص جو کہ جماعت کے مخالف تو نہیں تھے لیکن وہ احمدی نہیں تھے، اس نے ایم ٹی اے پر میرے خطبات سنے اور کھلے عام کہنا شروع کر دیا کہ مولوی احباب جو جماعت احمدیہ کے خلاف تعلیم دے رہے ہیں وہ جھوٹ پر مبنی ہے۔ میں نے خود امام جماعت کو سنا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم سے حوالے دیے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں اور احادیث بیان کرتے ہیں۔ احمدیوں کا کلمہ بھی وہی ہے۔ تمام باتیں اسلام کے مطابق کرتے ہیں اس لیے احمدیہ مسلم جماعت جھوٹی کس طرح ہو سکتی ہے۔ اسکے بعد اس نے احمدیت قبول کر لی اور چندوں میں بھی شامل ہوا اور بڑے مخلص احمدی ہیں۔

ٹرینی ڈاڈ کے امیر صاحب لکھتے ہیں ایک نو مبائعہ شریدہ (Sherida) صاحبہ نے گذشتہ سال خاوند کے ساتھ بیعت کی تھی۔ انہوں نے اپنی دو غیر مسلم بہنوں اور ہمسایوں کو اپنے گھر ٹی وی پہ جلسہ یو کے دیکھنے کی دعوت دی۔ یہ لوگ جلسے کے تمام انتظامات سے بہت متاثر ہوئے اور خاص طور پر جو میرے خطابات تھے کہتے ہیں وہ ہمیں بہت پسند آئے۔ کہنے لگیں کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے اور اگر تمام اسلامی فرقے اسی طرح بن جائیں تو اسلام دنیا پر غالب آ سکتا ہے۔ موصوفہ کہتی ہیں کہ میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھ کے رونا شروع کر دیا اور ایسا محسوس کر رہی تھی کہ میں ان کے قدموں میں بیٹھی ہوں اور گو کچھ عرصے بعد ان کے خاوند تو فوت ہو گئے ہیں لیکن موصوفہ نے اپنا گھر جماعت کو بطور وصیت دیا ہے اور جماعت کے نام کر دیا ہے تو کارروائی بھی ہو رہی ہے۔

قرغیزستان کے ایک مقامی سلطان عطا خانو واحمدی ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے بیٹے اور اہلیہ کو بیعت کرنے کی توفیق مل چکی تھی۔ میں نے 2017ء میں ہر جمعے کو جماعتی مشن ہاؤس جانا شروع کیا۔ جب میں اور میری اہلیہ گاڑی پر نماز جمعہ کیلئے اپنی جماعت کے مشن جاتے تو تقریباً بارہ کلومیٹر کے سفر میں ہم ہمیشہ خلیفۃ المسیح کے خطبہ کی ریکارڈنگ سنتے رہتے۔ میں نے جب بھی ان خطبات کو سنا اس کے بعد میرے احساسات بہت مضبوط ہو جاتے تھے۔ چنانچہ اس سال 2 مئی رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے اختتام پر عید کے دن میں نے بیعت کی۔ یہ پچھلے سال کی بات ہے۔ کہتے ہیں میں یہ پہلے بیان کرنا چاہتا تھا لیکن کسی نہ کسی طرح یہ کام رہ جاتا تھا۔ میں نے مختصر لکھا ہے لیکن جو کچھ میرے اندر روح میں ہو رہا ہے اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں ہر نماز میں اللہ سے اسلام کے بارے میں علم میں اضافہ کی دعا کرتا ہوں اور ہر جمعے کی نماز میرے لیے مسلسل کچھ نہ کچھ نیا کھول رہی ہے۔

پیرا گوئے کی ایک خاتون لیزا (Liza) ہیں وہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ہدایت دینے کے مختلف راستے بنائے ہوئے ہیں۔ میرا اسلام احمدیت کی طرف سفر کورونا وبا کے دوران شروع ہوا۔ میں نے سوچا کہ فارغ اوقات میں کوئی زبان سیکھنی چاہئے۔ چنانچہ میں نے آن لائن عربی سیکھنی شروع کر دی۔ عربی کے ذریعہ ہی مجھے اسلام کے متعلق بھی کافی باتوں کا علم ہوا اور میں نے مطالعہ شروع کر دیا۔ ایک دن فیس بک کا اکاؤنٹ کھولا تو وہاں ''کافی، کیک اینڈ اسلام'' کے عنوان سے مسجد میں ایک پروگرام میں شمولیت کا دعوت نامہ آیا ہوا تھا۔ میں نے خود کو رجسٹرڈ کر لیا اور وقت پر حاضر ہوگئی جہاں میری ملاقات مربی سے ہوئی، ان کی اہلیہ سے ہوئی۔ پہلے تو میرے ذہن میں شکوک وشبہات تھے کہ مسجد میں شاید صرف عرب لوگ ہی داخل ہو سکتے ہیں لیکن وہاں جا کر اسلام کے بارے میں جن باتوں کا پتا چلا وہ میرے لیے بالکل نئی تھیں۔ مجھے پتا چلا کہ اسلام میں دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے اور اسلام صرف امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ اس رات مَیں جب مسجد سے باہر آئی تو میرے ہاتھ میں قرآن کریم تھا۔ اسکے بعد میرا مربی صاحب کی اہلیہ کے ساتھ مستقل رابطہ رہا۔ میں نے ان سے بہت سے سوالات کیے۔ ان کی ہفتہ وار کلاسوں میں شامل ہونا شروع کر دیا۔ اپنے لیے ایک ہدف مقرر کیا کہ میں نے پوری نماز یاد کرنی ہے اور سیکھنی ہے۔ اس طرح دو مہینے گزر گئے۔ میں ہر روز اٹھتے بیٹھتے اسلام کے متعلق سوچتی رہتی۔ ایک دن میرے خاوند مجھے مسجد سے لینے آئے اور واپسی پر میں اس کو بتا رہی تھی کہ آج میں نے یہ یہ چیزیں سیکھی ہیں۔ اس پر وہ، خاوند مجھے کہنے لگا کہ تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتی؟ یہ سن کر میں بالکل خاموش ہوگئی اور میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کیونکہ اس وقت مَیں اپنی زندگی میں صرف یہی چاہتی تھی کہ مسلمان ہو جاؤں لیکن میرے لیے یہ بہت بڑا فیصلہ تھا۔ بہرحال اسکے بعد میں نے احمدی مسلمان ہونے کا فیصلہ کیا۔ میں نے جماعت کے متعلق مزید معلومات لیں، تحقیق کی اور سوالات پوچھے۔ باقاعدگی سے خلیفہ وقت کے خطبات سنے اور پھر مجھے یقین ہو گیا کہ میں صحیح راستے پر ہوں۔ ہمارے پاس ہدایت ہے۔ ہمارے پاس ایک امام ہے جو ہمارا خیال رکھتا ہے، ہماری راہنمائی کرتا ہے، ہمارے لیے دعائیں کرتا ہے۔ گو کہ میں نے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے لیکن جماعت احمدیہ کے متعلق میرا دل مطمئن ہو چکا ہے۔ موصوفہ کی بیعت کے چند ماہ بعد ان کے خاوند نے بھی بیعت کر لی اور اب یہ وہاں پیرا گوئے جماعت کے بڑے مخلص اور فعال ممبر ہیں۔

پھر کونگو کنشا سا ایک جگہ ہے وہاں بُکاوُو (Bukavu) شہر کے قریب ہی ایک چھوٹا قصبہ یا گاؤں ہے۔ ایک شخص وہاں احمد بٹاٹو صاحب ہیں۔ اپنے آٹھ افراد کی فیملی سمیت بیعت کی بلکہ اس کے بعد انہوں نے تبلیغ بھی شروع کر دی اور ان کی تبلیغ کے نتیجے میں باسٹھ اور افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ ان دوست کا کہنا ہے کہ میری جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کی سب سے بڑی وجہ خلیفۂ وقت کا وجود بنا ہے اور نظامِ خلافت ہے۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ میں ان کو آن لائن قرآن پڑھا رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے سے پہلے سنی مسلم تھے مگر ان سالوں میں اپنے آپ سے یہ سوال کرتے تھے کہ سنی مسلمان نفرت کیوں پھیلاتے ہیں؟ دوسرے یہ کہ ان میں اتنا اختلاف کیوں ہے اور اگر یہ حق پر ہیں تو کیوں ان کا کوئی ایک امام نہیں ہے جس کی یہ پیروی کرتے؟ اس ساری کشمکش کے دوران ایم ٹی اے پر خلیفۃ المسیح کے خطبات سے میرا تعلق جڑا۔ میرے اندر ایک آواز نے کہا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے ہیں مگر دوسری آواز کہتی تھی کہ سارے مسلمان احمدیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ آخر میرا رابطہ تنزانیہ میں ایک احمدی دوست سے ہوا اور پھر فرانس میں ایک احمدی دوست سے رابطہ ہوا اور بالآخر مَیں اس علاقے کے مبلغ مزمل کے رابطے میں آیا۔ ان سب دوستوں نے مجھے جماعتی کتب پڑھنے کو دیں اور ان کو پڑھنے کے بعد اور تحقیق کے بعد میں نے بیعت کر لی اور اس کے بعد انہوں نے وہاں اپنے علاقے میں بھی تبلیغ کی اور وہاں بھی ان کی تبلیغ سے جماعت بڑھی۔

کونگو کنشا سا کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ وہاں مادام وانی تیبو (Mwani Teebo) صاحبہ ہیں۔ ان کا تعلق جماعت اویرا (Uvira) سے ہے۔ بیاسی سال ان کی عمر ہے۔ کہتی ہیں کہ میں مسلمان تھی مگر بیالیس سال کی عمر میں عیسائی ہوگئی تھی کیونکہ میرا بیٹا ایک چرچ میں پادری تھا۔ ایک دن ریڈیو پر خلیفۃ المسیح کے ایک خطبے کا فرنچ ترجمہ سنا۔ سنتے ہی انہوں نے مشن ہاؤس فون کیا کہ میں زمانے کے امام کی بیعت میں آنا چاہتی ہوں اور اپنے بیٹے کو کہا کہ جب میں فوت ہوں تو میرا جنازہ جماعت احمدیہ پڑھائے۔

کیمرون کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ وہاں مَرُوَہ (Maroua) سے ایک دوست عمر زبیر صاحب ہیں۔ جلسہ سالانہ کیمرون 2022ء میں شمولیت کیلئے آئے۔ انہوں نے معلم صاحب کو اپنے احمدی ہونے کی تفصیلات بتائیں۔ عمر صاحب نے بتایا کہ ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ مجھے جماعت سے واقفیت ہوئی اور میں بڑی دلچسپی سے خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ سنا کرتا تھا اور ہر خطبے کے ساتھ مجھے جماعت کے ساتھ لگاؤ بڑھتا گیا اور میرے علم

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صدقہ نے کبھی کسی مال کو کم نہیں کیا اور

اللہ تعالیٰ عفو کرنے کے باعث بندے کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اس کو قدر ومنزلت میں بڑھاتا ہے

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ نومبر 2021ء کے پہلے خطبہ جمعہ میں خلیفۃ المسیح نے تحریک جدید کے واقعات اور قربانیوں کا ذکر کیا تو خدا تعالیٰ نے مجھ پر واضح کر دیا کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے جہاں لوگ اس قدر اسلام کیلئے قربانی کررہے ہیں۔ اس بات سے میرے دل کو پوری تسلی ہوگئی اور میں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی اس کے بعد میں بہت مطمئن اور خوش ہوں۔

واٹرلُو۔ سیرالیون کے مربی کہتے ہیں کہ وہاں کے الفا صاحب کو گزشتہ سال میرا خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعے سننے کی دعوت دی گئی۔ الفا صاحب اپنی فیملی کے ساتھ خطبہ سننے کیلئے آئے۔ خطبہ سن کر بہت متاثر ہوئے اور تمام فیملی جس میں آٹھ افراد شامل تھے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئے۔ خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہونے کے بعد بڑے اخلاص کے ساتھ جماعتی خدمات میں حصہ لیتے ہیں اور وہاں مسجد کی رینوویشن کی گئی تو سارا وقت انہوں نے وقارِ عمل کیا اور مزدوروں کی طرح کام کیا اور نفلی روزے بھی یہ رکھتے ہیں اور افطاری کا انتظام بھی لوگوں کیلئے کرواتے ہیں۔

امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ جماعت کے سیکرٹری تبلیغ کا یہاں اپنا ایک چھاپہ خانہ ہے جس میں بلال نامی لڑکا کام کرتا ہے۔ اس لڑکے کو جب جماعت کا تعارف ہوا تو اس نے ہماری مرکزی مسجد میں آنا شروع کر دیا جہاں اس کو میرے خطابات سننے کا موقع ملا۔ کچھ عرصے بعد موصوف نے بیعت کر لی لیکن اس کی اہلیہ نے بیعت نہیں کی تھی۔ ان کی شادی کو سات سال کا عرصہ گزر چکا تھا کوئی اولاد نہیں تھی۔ اپنی اہلیہ سے انہوں نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کو دعا کیلئے لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد دے۔ لوگ لکھتے ہیں ہم بھی لکھ کے آزماتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی کو جب اس پہ قائل کر لیا کہ چلو ہم بھی اس طرح دعا کیلئے درخواست کر کے آزماتے ہیں۔ دعا کیلئے انہوں نے درخواست کی۔ کچھ مہینے بعد ان کی اہلیہ امید سے ہوگئیں اور ان کی اہلیہ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے چنانچہ اس نے بھی بیعت کر لی۔

امیر صاحب بلجیم کہتے ہیں کہ مراکش کے ایک دوست وہاں رہتے ہیں۔ انہوں نے ایک لمبا عرصہ احمدیت کے بارے میں تحقیق کر کے پھر بیعت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے بچپن سے ہی بہت سے علماء کی صحبت میں وقت گزارا ہے لیکن خلیفۃ المسیح کے خطبات نہ صرف قرآن کریم کی تفسیر ہیں بلکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جاتے ہیں اور ان کے خطبات سننے کے بعد مجھے نمازوں کا مزہ آنے لگا ہے۔

خدا تعالیٰ نے مجھے سچی خوابیں بھی دکھائی ہیں۔ احمدیت نے میری زندگی بدل دی ہے اور موصوف جب یہ ذکر کرتے ہیں تو آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔

کینیما (Kenema)، سیرالیون کے مربی کہتے ہیں۔ ایک جگہ پانچ سو سے زیادہ غیر احمدی احباب جمع تھے۔ وہاں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ احمدی ہی اسلام کے سچے رستے پر ہیں۔ ہم ان سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ سچ کہتے ہیں۔ اگر کوئی چیز سفید ہوتی ہے تو وہ اس کو سفید ہی کہتے ہیں لیکن جب کوئی چیز کالی ہوتی ہے تو ہم اسے سفید کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم میں سچائی اور اتحاد نہیں۔ اسی علاقے کے ایک امام صاحب بھی کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے کہ اگر آپ احمدیوں کے خلیفہ کے خطبات سنو تو تمہیں اسلام کی درست تعلیم کا علم ہوگا۔

میں نے احمدیت تو قبول نہیں کی لیکن ہر جمعہ کے روز میں ان کے خلیفہ کا خطبہ سنتا ہوں۔ اگر آپ سنو گے تو آپ کو اسلامی تعلیمات کا علم ہوگا اور آپ کا دل نہیں کرے گا کہ خطبہ ختم ہو۔

پھر مشا کا ریجن کے مبلغ کہتے ہیں کہ مَیں ایک کام کے سلسلہ میں بینک گیا۔ کام ختم ہونے پر بھوک لگی تو ایک ہوٹل میں کھانا کھانے چلا گیا۔ وہاں دیکھا تو ہوٹل میں لگے ٹی وی پر ایم ٹی اے کی نشریات آرہی تھیں اور وہ لوگ، ریکارڈ شدہ میرا خطبہ اس پہ لگا ہوا تھا، وہ سن رہے تھے۔ وہاں کی انتظامیہ سے میں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہم اکثر یہ چینل دیکھتے ہیں اور اس چینل پر بہت اچھی اچھی باتیں بتائی جاتی ہیں جو ہمارے لیے فائدہ مند ہیں اور ہمیں یہ چینل دیکھنا اچھا لگتا ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کی تبلیغ کے بھی سامان فرما رہا ہے اور غیروں پر خلافت کی اہمیت بھی واضح فرما رہا ہے۔

مالی کے مبلغ عمر معاذ صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں کے جُجنی ریجن کے ایک ممبر جالا صاحب ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ان کی ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ انہوں نے اسکا کافی علاج کروایا۔ دیسی علاج کے علاوہ ڈاکٹرز کو بھی چیک کروایا۔ کئی مہینے گزرنے کے بعد بھی ہڈیاں جڑ نہیں رہی تھیں تو ان کو اور ان کے رشتہ داروں کو کافی مایوسی ہوگئی تھی کہ اب ان کی ہڈی نہیں جڑے گی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ خلیفۃ المسیح الخامس نے ان کیلئے دعا کی اور وہ کہتے ہیں کہ میں رؤیا میں ہی ان کی دعا کے ساتھ ساتھ آمین کہتا رہا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں ہوش میں آیا تو میں نے آمین کہہ کر اپنے ہاتھوں کو اپنی ٹانگوں پر پھیرا۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مجھ پر فضل فرمایا اور وہ جو مایوسی پیدا ہوگئی تھی کہ ہڈیاں نہیں جڑ رہی تھیں وہ آہستہ آہستہ جڑنا شروع ہوگئیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کبھی میری ٹانگ کی ہڈیاں ٹوٹی تھیں۔ تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ خلافت کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

غیروں پر کیا اثر ہوتا ہے؟ امیر صاحب کونگو کنشاسا لکھتے ہیں: کونگو میں اللہ کے فضل سے جماعتی ریڈیو سٹیشن کے علاوہ تیئس مقامی ایف ایم ریڈیو کے ذریعہ ہفتہ وار تبلیغی اور تربیتی پروگرام اور میرا خطبہ جمعہ جو ہے باقاعدہ نشر کیا جاتا ہے۔ باندوندو (Bandundu) کے دو مقامی ٹی وی سٹیشنوں پر براہ راست نشر ہوتا ہے اور خطبہ کا بہت ہی اچھا فیڈ بیک مل رہا ہے۔ ایک مقامی عیسائی ڈاکٹر صاحب سے ایک دن سرِراہ ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ میں آپ کے امام کا خطبہ سنتا ہوں جو کہ بہت ہی مؤثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ مقامی زبان میں بھی اس کا ترجمہ کیا کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

تو اللہ تعالیٰ اس طرح بھی اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے سامان پیدا فرما رہا ہے۔ غیر اس بات کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ خلیفہ وقت کی آواز کو لوگوں تک پہنچاؤ۔ اس طرح زمین ہموار ہو رہی ہے اور ایک وقت آئے گا جب ان کے سینے بھی کھلیں گے ان شاء اللہ اور یہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو پہچان لیں گے۔ پس خلافت کے ساتھ برکات کے جاری رہنے کا جو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے وہ ایسے عجیب عجیب رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ انسانی سوچ اس کا احاطہ بھی نہیں کرسکتی۔ اپنوں اور غیروں کے یہ واقعات اور اللہ تعالیٰ کے نشانات خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر دنیا کو امت واحدہ بنانا تھا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے تو اَور کیا ہے! یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے نظام کے تحت آج ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور جو ترقیات ہم نامساعد حالات کے باوجود دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہی تو ہیں۔ اگر نہیں تو اَور کیا ہے! لیکن جس کی آنکھیں اندھی ہیں اس کو نظر نہیں آتا اور نہ آسکتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہوگی اور تا قیامت چلے گی۔ ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کیلئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

نمود و نمائش کیلئے حق مہر باندھنا غلط ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تراضی طرفین سے جو ہو اُس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اُس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کیلئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے۔ صرف ڈراوے کیلئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں۔ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 284)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ
خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 393، ایڈیشن 1985ء)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ تریپور، صوبہ تامل ناڈو)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دار جلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

بدر کا اثر مشرکین مدینہ پر

ابھی تک مدینہ میں قبائل اوس اور خزرج کے بہت سے لوگ شرک پر قائم تھے۔ بدر کی فتح نے ان لوگوں میں ایک حرکت پیدا کردی اور ان میں سے بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس عظیم الشان اور خارق عادت فتح کو دیکھ کر اسلام کی حقانیت کے قائل ہوگئے اور اسکے بعد مدینہ سے بت پرست عنصر بڑی سرعت کے ساتھ کم ہونا شروع ہوگیا مگر بعض ایسے بھی تھے جن کے دلوں میں اسلام کی اس فتح نے بغض وحسد کی چنگاری روشن کردی اور انہوں نے برملا مخالفت کو خلاف مصلحت سمجھتے ہوئے بظاہر تو اسلام قبول کرلیا لیکن اندر ہی اندر اسکے استیصال کے دَرپے ہوہو کر منافقین کے گروہ میں شامل ہوگئے۔ ان مؤخر الذکر لوگوں میں زیادہ ممتاز عبداللہ بن ابیّ ابن سلول تھا جو قبیلہ خزرج کا ایک نہایت نامور رئیس تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لانے کے نتیجہ میں اپنی سرداری کے چھینے جانے کا صدمہ اٹھا چکا تھا۔ یہ شخص بدر کے بعد بظاہر مسلمان ہوگیا، لیکن اس کا دل اسلام کے خلاف بغض وعداوت سے لبریز تھا اور اہلِ نفاق کا سردار بن کر اس نے مخفی مخفی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ریشہ دوانی کا سلسلہ شروع کردیا۔ چنانچہ بعد کے واقعات سے پتہ لگے گا کہ کس طرح یہ شخص بعض اوقات اسلام کیلئے نہایت نازک حالت پیدا کردینے کا باعث بنا۔

رومی سلطنت کی فتح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی

کتاب کے حصہ اول میں بیان کیا گیا تھا کہ ان ایام میں روم اور فارس کی مملکتیں برسرِ پیکار تھیں اور مکہ والوں کی ہمدردی طبعاً اہلِ فارس کے ساتھ تھی جو انہی کی طرح مشرک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی مکہ میں ہی تشریف رکھتے تھے کہ آپؐ نے خدا سے الہام پاکر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس جنگ میں گو ابتداءً روم کو نیچا دیکھنا پڑے گا، لیکن بالآخر اسے فارس پر فتح حاصل ہوگی اور تین سال سے لے کر نو سال کے عرصہ تک روم غالب آجائے گا۔ یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی جبکہ فارس کی افواج روم کو دباتی چلی جاتی تھیں اور بہت سے رومی علاقے فارس نے چھین لئے تھے اور بظاہر حالات روم کیلئے کوئی امید نظر نہیں آتی تھی۔ اس حالت کو دیکھ کر کفار مکہ بہت خوش تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تو وہ کہتے تھے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ اب روم کو غلبہ حاصل ہو۔ چنانچہ ان کی تحریک پر حضرت ابوبکرؓ نے ان سے ایک شرط بھی باندھ لی۔ مگر حضرت ابوبکر سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے کفار مکہ کے کہنے میں آکر قرآن شریف کی بیان کردہ میعاد کو جو تین سال سے لے کر نو سال کے عرصہ پر مشتمل تھی صرف چھ سال میں محصور کردیا اور اس طرح قریش کو ایک جھوٹی خوشی کا موقع مل گیا، مگر بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی اصلاح فرمادی کہ خدائی میعاد کو تنگ کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے پوری میعاد نو سال ہے اور اس وقت تک پیشگوئی کے پورا ہونے کا انتظار کرنا چاہئے چنانچہ ابھی نو سال نہیں گزرے تھے کہ جنگ نے یکلخت پلٹا کھایا اور روم نے فارس کو شکست پر شکست دے کر اپنا سارا علاقہ واپس چھین لیا اور جنگ کا اختتام روم کی فتح پر ہوا۔ یہ ایام وہی تھے جبکہ صحابہ نے قریش مکہ کو بدر کے میدان میں شکست دی تھی۔ گویا اس موقع پر مسلمانوں کیلئے دو خوشیاں جمع ہوگئیں اور قریش مکہ کیلئے دو ماتم۔ بعض روایات میں یہ مروی ہوا ہے کہ یہ فتح روم کو صلح حدیبیہ کے زمانہ میں حاصل ہوئی تھی مگر یہ دونوں روایتیں متضاد نہیں ہیں کیونکہ دراصل روم کی فتح کا زمانہ جنگِ بدر سے لے کر صلح حدیبیہ کے زمانہ تک پھیلا ہوا تھا۔

مسئلہ غلامی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ جنگ کو غلامی کے مسئلہ کے ساتھ ایک بنیادی تعلق ہے اور بدر وہ پہلی باقاعدہ جنگ ہے جو کفار اور مسلمانوں کے درمیان وقوع میں آئی۔ اس لئے جنگ بدر کے تذکرہ میں طبعاً یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسئلہ غلامی کے متعلق کیا تعلیم دی اور کیا طریق اختیار کیا؟ لہٰذا پیشتر اسکے کہ ہم آگے چلیں مسئلہ غلامی کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ درج کرنا نامناسب نہ ہوگا۔ مگر چونکہ یہ مسئلہ نہایت وسیع اور نہایت نازک ہے اور اس پر پورے تبصرہ کیلئے بہت سے مباحث میں داخل ہونا پڑتا ہے جسکی اس جگہ گنجائش نہیں اور نہ ایک مؤرخ ہونے کی حیثیت میں ہم اس قسم کی علمی بحثوں میں زیادہ پڑ سکتے ہیں، اس لئے ہم اس جگہ صرف اصولی نقطۂ نگاہ سے اس مسئلہ پر ایک اجمالی نظر ڈالیں گے اور اس میں بھی اپنے آپ کو صرف اس حد تک محدود رکھیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور طریق عمل کے ساتھ براہ راست تعلق رکھتا ہے۔

سو سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہئے کہ جیسا کہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں تصریح کی گئی ہے دنیا میں غلامی کی ابتداء دراصل جنگ سے ہوئی ہے۔ شروع شروع میں غلام بنائے جانے کا طریق اس طرح پر جاری ہوا کہ جب دو قبیلوں یا دو قوموں یا دو ملکوں کے درمیان کسی وجہ سے جنگ چھڑتی تھی تو مفتوح فوج کے جنگجو لوگ بلکہ بسا اوقات مفتوح قوم کے بیشتر یا سارے کے سارے مرد قتل کردیئے جاتے تھے اور عورتوں اور بچوں کو (سوائے اس کے کہ انہیں بھی واجب القتل سمجھا جاوے) قید کرکے غلام بنا لیا جاتا تھا اور پھر ان غلاموں سے مختلف قسم کے کام اور محنتیں لی جاتی تھیں۔ اسکے بعد ایک طرف دنیا میں تمدن اور کاروبار نے ترقی کی اور مزدور پیشہ لوگوں اور خدمتگاروں کی مانگ زیادہ ہونی شروع ہوئی اور دوسری طرف عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لینے کے عملی تجربہ نے یہ ثابت کیا کہ خدمت اور مزدوری حاصل کرنے کا یہ ایک عمدہ اور آسان ذریعہ ہے کہ مفتوح قوم کے لوگوں کو غلام بنا کر رکھا جاوے اس لئے آہستہ آہستہ یہ طریق جاری ہوگیا کہ باستثناء ان لوگوں کے جو کسی وجہ سے واجب القتل سمجھے جاتے تھے مفتوح قوم کے مردوں کو بھی بجائے قتل کرنے کے غلام بنا لیا جاتا تھا اور پھر ان سے ملکی اور قومی اور انفرادی کاموں میں جبری محنت لی جاتی تھی۔ اس طرح آہستہ آہستہ یہ طریق ایسا وسیع ہوگیا کہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ بعض ممالک میں غلاموں کی تعداد اصل باشندوں سے بھی زیادہ ہوگئی اور غلامی کا طریق دنیا کے تمدن اور معاشرت کا ایک ضروری حصہ بن گیا۔ یہ غلام مالک کی کامل ملکیت سمجھے جاتے تھے اور اسے اختیار حاصل ہوتا تھا کہ انہیں جس طرح چاہے رکھے۔ جو کام چاہے ان سے لے۔ جو سزا چاہے انہیں دے اور جب اور جس طرح چاہے انہیں کسی اور شخص کے پاس فروخت کردے۔

اور بالآخر اس سلسلہ نے ایسی وسعت اختیار کرلی کہ ان غلاموں کی اولاد بھی مالک کی ملک متصور ہونے لگی اور اس طرح ایک مستقل اور غیر متناہی سلسلہ غلامی کا جاری ہوگیا اور جب لوگوں نے یہ دیکھا کہ یہ ایک بڑا فائدہ مند سلسلہ ہے کہ گویا مفت میں ایسے نوکروں اور مزدوروں کی خدمت حاصل ہوجاتی ہے جن کو کوئی تنخواہ وغیرہ نہیں دینی پڑتی اور جو ہر حالت میں اور ہر قسم کی خدمت پر مجبور ہوتے تھے بلکہ علاوہ خدمت کے ان سے اور بھی بعض فائدے اٹھائے جاسکتے ہیں تو جنگی قیدیوں کے طریق کے علاوہ لوگوں نے اور بھی کئی قسم کے ظالمانہ طریق غلام بنانے کے ایجاد کر لئے۔ مثلاً بلاوجہ کسی کمزور قبیلہ یا قافلہ پر حملہ کرکے ان کے مرد وزن کو پکڑ کر غلام بنا لیا جاتا تھا اور پھر ان بدنصیب لوگوں کی نسل میں یہ غلامی کا داغ ہمیشہ کیلئے چلتا چلا جاتا تھا۔ الغرض آہستہ آہستہ غلامی کا جائز وناجائز طریق دنیا میں رائج اور مستحکم ہوگیا اور جس وقت اسلام کی ابتداء ہوئی اس وقت تمام ممالک میں یہ طریق کم وبیش جاری تھا اور مملکت ہائے روم اور یونان اور ایران وغیرہ میں لاکھوں غلام دکھ اور مصیبت کی زندگی کاٹ رہے تھے اور کوئی ان کا پرسانِ حال نہیں تھا اور بحیثیت مجموعی ان کی حالت جانوروں سے بڑھ کر نہیں تھی۔ اس زمانہ میں عرب کے ملک میں بھی ہزارہا غلام پائے جاتے تھے اور امراء کی امارت میں غلاموں کی تعداد بھی گویا ایک ضروری حصہ سمجھی جاتی تھی اور عرب کے لوگ خصوصیت کے ساتھ غلاموں کو سخت حقیر وذلیل خیال کرتے تھے اور جیسا بھی ظالمانہ سلوک چاہتے تھے ان سے کرتے تھے۔ چنانچہ کتاب کے حصہ اول میں گزر چکا ہے کہ مسلمان ہونے والے غلاموں پر رؤساء مکہ نے کیسے کیسے سخت مظالم کئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خدا سے الہام پاکر رسالت کا دعویٰ کیا تو آپؐ کی ابتدائی تعلیمات میں یہ بات بھی داخل تھی کہ غلاموں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک ہونا چاہئے۔ اور غلاموں کے آزاد کئے جانے کے متعلق بھی آپؐ نے اسی ابتدائی زمانہ میں تحریک شروع کردی تھی بلکہ اس بارہ میں تو خصوصیت کے ساتھ ایک قرآنی وحی بھی نازل ہوئی کہ غلام کا آزاد کرنا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اسلامی تعلیم کی خوبی اور کشش کے ساتھ اس مخصوص تعلیم نے مل کر عرب کے غلاموں پر ایک نہایت گہرا اثر پیدا کیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو اپنے لئے ایک نجات دہندہ کی آواز سمجھنے لگ گئے۔ یہی وجہ تھی کہ باوجود ان نہایت درجہ بے دردانہ مظالم کے جو رؤساء مکہ مسلمان ہونے والوں پر کرتے تھے، غلاموں میں اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیلنا شروع ہوگیا۔ چنانچہ جیسا کہ کتاب کے حصہ اول میں بیان کیا جاچکا ہے ابتدائی مسلمانوں میں غلاموں کی نسبت غیر معمولی طور پر زیادہ تھی اور تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ لوگ ابتدائی زمانہ میں بھی اسلامی سوسائٹی میں ہرگز ذلیل نہیں سمجھے جاتے تھے۔ اس کے بعد جوں جوں اسلامی احکام نازل ہوتے گئے غلاموں کی پوزیشن زیادہ مضبوط اور ان کی حالت زیادہ بہتر ہوتی گئی اور بالآخر اس انتظامی فرق کے سوا کہ ایک افسر ہوتا تھا اور دوسرا اسکے ماتحت، کوئی اور امتیاز باقی نہ رہا۔ دوسری طرف غلاموں کی آزادی کی تحریک بھی دن بدن زیادہ مضبوط ہوتی گئی اور مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرزور تعلیم اور آپؐ کے عملی نمونہ کے ماتحت ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیا۔ چنانچہ قرآن شریف اور کتاب حدیث وتاریخ اس کی تفاصیل سے بھری پڑی ہیں۔

مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام صرف اس حد تک محدود رہا ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے اور آپؐ نے غلامی کے ناجائز اور ظالمانہ طریقوں کو منسوخ کرنے کیلئے کوئی تدابیر اختیار نہیں کیں؟ اگر یہی ہے تو گو پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے ایک عظیم الشان محسن قرار پاتے ہیں کہ آپؐ نے غلاموں کی حالت کو بہتر بنانے اور ان کی آزادی کی تحریک جاری کرنے اور اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے میں ایک نہایت نمایاں خدمت سرانجام دی مگر یقیناً اس سے آپؐ کا وہ حقیقی کام پردہ میں رہتا ہے جو آپ کی اس تحریک کی اصل روحِ رواں تھے کیونکہ جہاں تک ہماری تحقیق ہے اور یہ تحقیق خوش عقیدگی کا ثمرہ نہیں بلکہ تاریخی واقعات پر مبنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف غلاموں کی حالت کو بہتر ہی نہیں بنایا بلکہ آپؐ نے آئندہ کیلئے غلامی کے ناجائز اور ظالمانہ طریقوں کو منسوخ بھی کردیا۔ گویا مسئلہ غلامی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم میں اصلاح کا کام دو حلقوں میں تقسیم شدہ تھا۔

اوّل حاضر الوقت غلاموں کی حالت کی اصلاح اور ان کی آزادی کا انتظام۔ دوم آئندہ کیلئے اصول احکامات۔ اور ہم اس جگہ ان دونوں قسم کے کاموں کے متعلق آپؐ کی تعلیم اور آپؐ کے طریق عمل کا نمونہ مختصر طور پر ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

موجود الوقت غلاموں کی اصلاح کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

طبعی ترتیب کو مدّنظر رکھتے ہوئے پہلے ہم اس بحث کو لیتے ہیں جو حاضر الوقت غلاموں سے تعلق رکھتی ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ......وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

’’اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور احسان کا سلوک کرو اور اپنے دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ......اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ۔ اور جانو کہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ان لوگوں کو جو تکبر اور بڑائی کا طریق اختیار کرتے ہیں۔‘‘

اس آیت میں غلاموں کے ساتھ نیکی اور احسان کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر فرماتا ہے:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ

’’اور اے مسلمانو! نہ شادی کرو تم مشرک عورتوں کے ساتھ حتّٰی کہ وہ ایمان لے آئیں اور جانو کہ ایک مسلمان لونڈی بہتر ہے ایک آزاد مشرک عورت سے خواہ تمہیں مشرک عورت اچھی ہی نظر آئے۔ اور اے مسلمانو! نہ نکاح کرو مسلمان عورتوں کا تم مشرک مردوں کے ساتھ حتّٰی کہ وہ ایمان لے آئیں اور جانو کہ ایک مسلمان غلام بہتر ہے ایک آزاد مشرک آدمی سے خواہ تمہیں مشرک آدمی اچھا ہی نظر آئے۔‘‘

اس آیت میں علاوہ اس کے کہ غلاموں کی پوزیشن کو نمایاں طور پر مضبوط کیا گیا ہے۔ آزاد مسلمان مردوں اور عورتوں اور مسلمان لونڈیوں اور غلاموں کے باہمی شادیوں کیلئے دروازہ کھولا گیا ہے تا اس مساویانہ اور رشتہ دارانہ اختلاط کے نتیجہ میں غلاموں کی حالت جلد تر اصلاح پذیر ہوسکے۔ چنانچہ منجملہ اور مصالح کے اس اصل کے ماتحت قرآن شریف میں یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ چار بیویوں کی انتہائی اور استثنائی حد کے پورا ہوچکنے کے بعد بھی اگر کسی مسلمان کیلئے کسی غلام عورت کے ساتھ رشتہ کرنے کا سوال پیدا ہو تو یہ چار کی حد بندی اس کے رستہ میں روک نہیں ہوگی اور وہ ہر حالت میں غلام عورت کے ساتھ رشتہ کرسکے گا تا کہ غلاموں کی حالت کی اصلاح کا رستہ کسی صورت میں بھی مسدود نہ ہونے پائے۔

(سیرت خاتم النّبیین صفحہ 376 تا 381، مطبوعہ قادیان 2011)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1047) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ غالباً پہلی یا دوسری دفعہ میرے قادیان آنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کے بعد میرے ہاں تشریف لائے تو آپ موم بتی لے کر اس کی روشنی میں آئے۔ میرے ملازم صفدر علی نے چاہا کہ بتی کو بجھا دیا جائے تا کہ بے فائدہ نہ جلتی رہی۔ اس پر آپ نے فرمایا جلنے دو روشنی کی کمی ہے۔ دنیا میں تاریکی تو بہت ہے (قریب قریب الفاظ یہ تھے)

(1048) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ آتھم کے واقعہ کے چھ ماہ بعد میں قادیان گیا تو وہاں پر شمس الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام بھی ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ احمدی نہ تھے۔ قادیان سے میں اور شمس الدین صاحب امرتسر آئے۔ میاں قطب الدین صاحب امرتسری جو بہت مخلص آدمی تھے۔ اُن سے ملنے گئے تو انہوں نے کہا کہ یہاں پر ایک عیسائی ہے اسکے پاس عبداللہ آتھم کی تحریر موجود ہے جس میں آتھم نے اقرار کیا ہے کہ اس نے ضرور رجوع بحق کیا ہے اور وہ خائف رہا اور وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہرگز نہیں جو مرزا صاحب کی ہتک کرتے ہیں۔ آپ کو بزرگ جانتا ہے۔ یہ سن کر ہم تینوں اس عیسائی کے پاس گئے اور اُس سے وہ تحریر مانگی۔ اس نے دور سے دکھائی اور پڑھ کر سنائی۔ اور یہ کہا کہ یہ خاص آتھم کے قلم کی تحریر ہے جو چھپوانے کی غرض سے اس نے بھیجی تھی مگر عیسائیوں نے اجازت نہیں دی کہ اس کو چھاپا جائے۔ میرے پاس امانتاً رکھی ہوئی ہے۔ عیسائی مذکور نے چند شرائط پر وہ تحریر دینے کا اقرار کیا کہ اسکی نوکری جاتی رہے گی۔ اسکا انتظام اگر ہم کریں۔ پانچ سو روپیہ دیں اور اسکی دولڑکیوں کی شادی کا بندوبست کریں۔ شمس الدین صاحب نے اسکا انتظام کیا اور پھر ہم تینوں اسکے پاس گئے تو معلوم ہوا کہ یہ راز افشاء ہو گیا ہے اور اسے عیسائیوں نے کوہاٹ یا کسی اور جگہ تبدیل کر دیا ہے۔

(1049) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں اپنے وطن بڈھانہ ضلع مظفر نگر جا رہا تھا تو انبالہ سٹیشن پر ایک بڑا پادری فیروز پور سے آ رہا تھا جبکہ آتھم فیروز پور میں تھا۔ پادری مذکور کے استقبال کیلئے بہت سے پادری موجود تھے۔ وہ جب اُترا تو پادریوں نے انگریزی میں اس سے آتھم کا حال پوچھا۔ اس نے کہا وہ تو بے ایمان ہو گیا۔ نمازیں بھی پڑھتا ہے۔ بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک جو احمدی تھے اور میرے ملنے کیلئے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے کیونکہ میں نے اُن کو اطلاع دے دی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ انہوں نے پوچھا ہے اور یہ اس نے جواب دیا ہے میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں واقعہ تحریر آتھم والا اور انبالہ سٹیشن والا عرض کیا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ گواہ تو سب احمدی ہیں۔ حضور کا مطلب یہ تھا کہ غیر کب اس شہادت کو مانیں گے۔

شیخ محمد احمد صاحب وکیل پسر منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے والد صاحب سے پوچھا کہ شمس الدین صاحب تو احمدی نہ تھے۔ جس کا جواب والد صاحب نے یہ دیا کہ دراصل حضور نے اس امر کو قابل توجہ نہیں سمجھا اور درخور اعتنا خیال نہ فرمایا۔

(1051) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پردہ کے متعلق دریافت کیا۔ اس وقت میں ایک کام کیلئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس وقت صرف میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے اور یہ اس مکان کا صحن تھا جو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے رہائشی مکان کا صحن تھا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے جنوبی جانب بڑے کمرے کی چھت پر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت وہاں تشریف رکھتے تھے۔ حضور نے اپنی دستار کے شملہ سے مجھے ناک کے نیچے کا حصہ اور منہ چھپا کر بتایا کہ ماتھے کو ڈھانک کر اس طرح ہونا چاہئے۔ گویا آنکھیں کھلی رہیں اور باقی حصہ ڈھکا رہے۔ اس سے قبل حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ سے میں نے ایک دفعہ دریافت کیا تھا تو آپ نے گھونگھٹ نکال کر دکھلایا تھا۔

(1052) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مباحثہ آتھم میں فریقین کی تقاریر جو قلمبند ہوتی تھیں دونوں فریق کے کاتبان تحریر آپس میں اُن کا مقابلہ کر لیتے تھے۔ کبھی اُن کے کاتب آ جاتے، کبھی میں جاتا۔ ایک دفعہ میں مضمون کا مقابلہ کرانے کیلئے آتھم کے مکان پر گیا۔ جا کر بیٹھا ہی تھا کہ آتھم نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ میں نے کہا قصبہ بڈھانہ ضلع مظفر نگر کا۔ اس نے کہا! وہاں کے منشی عبدالواحد صاحب منصف ایک میرے دوست تھے۔ میں نے کہا کہ وہ میرے چچا تھے۔ پھر کسی جگہ کا آتھم نے ذکر کیا کہ میں وہاں کا ڈپٹی تھا اور منشی عبدالواحد صاحب بھی وہاں منصف یا تحصیلدار تھے اور میرا اُن کا بڑا تعلق تھا۔ اور وہ بھی اپنے آپ کو ملہم سمجھتے تھے۔ تم تو میرے بھتیجے ہوئے اور وہ اپنی مستورات کو لے آیا اور اُن سے ذکر کیا کہ یہ میرے بھتیجے ہیں۔ ان کی خاطر کرنی چاہئے ۔ چنانچہ اُسی وقت مٹھائی وغیرہ لائی گئی۔ میں نے کہا کہ میں یہ نہیں کھا سکتا کیونکہ ہمارے حضرت صاحب نے بعض عیسائیوں کی دعوت کو قبول نہیں کیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم ہمارے آقا اور مولا کی ہتک کرتے ہو تو ہم تمہاری دعوت کیسے قبول کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں بھی چائے نہیں پی سکتا۔ وہ کہتا رہا کہ احمدی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ بھتیجا ہونے کی وجہ سے دعوت کرتے ہیں۔ اسکے بعد میں مضمون کا مقابلہ کرائے بغیر وہاں سے چلا آیا اور حضور کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا۔ حضور نے فرمایا! کہ آپ نے بہت اچھا کیا۔ اب تمہیں وہاں جا کر مقابلہ کرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہیں خواہش ہو تو خود آ جایا کریں۔

(1053) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ بیعت اولیٰ سے پہلے کا ذکر ہے کہ میں قادیان میں تھا۔ فیض اللہ چک میں کوئی تقریب شادی یا ختنہ تھی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مع چند خدام کے مدعو کیا گیا۔ ان کے اصرار پر حضرت صاحب نے دعوت قبول فرمائی۔ ہم دس بارہ آدمی حضور کے ہمراہ فیض اللہ چک گئے۔ گاؤں کے قریب ہی پہنچے تھے کہ گانے بجانے کی آواز سنائی دی جو اس تقریب پر ہو رہا تھا۔ یہ آواز سنتے ہی حضور لوٹ پڑے۔ فیض اللہ چک والوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے آ کر بہت التجا کی مگر حضور نے منظور نہ فرمایا اور واپس ہی چلے آئے۔ راستہ میں ایک گاؤں تھا مجھے اسکا نام اس وقت یاد نہیں۔ وہاں ایک معزز سکھ سردارنی تھی۔ اُس نے بمنت حضور کی دعوت کی ۔ حضور نے فرمایا: قادیان قریب ہی ہے۔ مگر اس کے اصرار پر حضور نے اسکی دعوت قبول فرمالی اور اسکے ہاں جا کر سب نے کھانا کھایا اور تھوڑی دیر آرام کر کے حضور قادیان واپس تشریف لے آئے۔ ہمراہیان کے نام جہاں تک یاد ہے یہ ہیں۔ مرزا اسماعیل صاحب شیر فروش، حافظ حامد علی، علی بخش حجام جس نے عطاری کی دکان کی ہوئی تھی اور بھی چند آدمی تھے۔

(1054) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ پٹیالہ کے بعض عیسائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور یہ بات پیش کی کہ ہم ایک لفافے میں مضمون لکھ کر میز پر رکھ دیتے ہیں۔ آپ اسے دیکھے بغیر اس کا مضمون بتادیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا! ہم بتادیں گے۔ آپ وہ مضمون لکھ کر رکھیں۔ اس پر انہوں نے جرأت نہ کی۔ اس قدر واقعہ میرا چشم دید نہیں۔ البتہ اس واقعہ کے بعد حضرت صاحب نے ایک اشتہار شائع فرمایا تھا جو حنائی کاغذ پر تھا۔ وہ اشتہار میں نے پڑھا تھا جس میں یہ واقعہ درج تھا اور حضور نے یہ شرط پیش کی تھی کہ اگر ہم لفافے کا مضمون بتادیں تو مسلمان ہونا ہوگا۔ یہ واقعہ ابتدائی ایام کا اور بیعت اولیٰ سے پہلے کا ہے۔

(1055) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میری دوسری بیوی کے انتقال پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتوسل حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب راولپنڈی کے ایک تاجر صاحب کی سالی سے میرا رشتہ کرنا چاہا۔ مجھے یہ رشتہ پسند نہ تھا کیونکہ مجھے اُن کے اقرباء اچھے معلوم نہ ہوتے تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ رشتہ بہت پسند تھا بلکہ یہاں تک زور دیا، خود تو نہیں فرمایا مگر پیغامبر کی معرفت فرمایا کہ اگر یہ رشتہ میں منظور نہ کروں گا تو آپ میرے رشتہ کے متعلق کبھی دخل نہ دیں گے۔ مگر اُن تاجر صاحب نے خود یہ بات اُٹھائی کہ ان کی سالی بہنوئیوں سے پردہ نہ کرے گی اور سخت پردہ کی پابند نہ ہوگی (میرے متعلق یہ کہا کہ) سنا جاتا ہے کہ نواب صاحب پردہ میں سختی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے پاس میرے مکان پر خود تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ یہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ قرآن شریف میں جو فہرست دی گئی ہے میں اس سے تجاوز نہیں چاہتا۔ فرمانے لگے کہ کیا بہنوئی سے بھی پردہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ حضور مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے قرآن شریف کی فہرست میں بہنوئی داخل نہیں۔ آپ خاموش ہو گئے اور پھر اس رشتہ کے متعلق کچھ نہیں فرمایا اور وہ تاجر صاحب بھی چلے گئے۔

(1056) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جالندھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریباً ایک ماہ قیام پذیر رہے۔ بیعت اولیٰ سے تھوڑے عرصہ بعد کا یہ ذکر ہے ایک شخص جو ہندو تھا اور بڑا ساہوکار تھا وہ جالندھر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں حضور کی مع تمام رفقاء کے دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فوراً دعوت قبول فرمالی۔ اُس نے کھانے کا انتظام بستی بابا خیل میں کیا اور بہت پرتکلف کھانے پکوائے ۔ جالندھر سے پیدل چل کر حضور مع رفقاء گئے۔ اُس ساہوکار نے اپنے ہاتھ سے سب کے آگے دستر خوان بچھایا اور لوٹا اور سلاپچی لے کر خود ہاتھ دُھلانے لگا۔ ہم میں سے کسی نے کہا کہ آپ تکلیف نہ کریں تو اُس نے کہا کہ میں نے اپنی نجات کا ذریعہ محض یہ سمجھا ہے کہ میری یہ ناچیز خدمت خدا قبول کر لے۔ غرض بڑے اخلاص اور محبت سے وہ کھانا کھلاتا رہا۔ کھانا کھانے کے بعد اُس نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ کیا خدا میرے اس عمل کو قبول کرے گا، مجھے نجات دے گا؟ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ذرہ نواز ہے۔ تم خدا کو وحدہ لاشریک یقین کرو اور بتوں کی طرف بالکل توجہ نہ کرو اور اپنی ہدایت کیلئے خدا سے اپنی زبان میں ہی دعا مانگتے رہا کرو۔ اُس نے کہا کہ میں ضرور ایسا کروں گا۔ حضور بھی میرے لئے دعا مانگتے رہیں۔ پھر ہم واپس جالندھر آ گئے اور وہ ساہوکار دوسرے تیسرے دن آتا اور بڑے ادب کے ساتھ حضور کے سامنے بیٹھ جاتا۔

(1057) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے مجھ سیب ذریعہ تحریر بیان کیا کہ جالندھر میں قیام کے ایام میں ایک دن ایک ضعیف العمر مسلمان غالباً وہ بیعت میں داخل تھا اور اس کا بیٹا نائب تحصیلدار تھا، اس بیٹے کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے شکایت کی کہ یہ میرا بیٹا میری یا اپنی ماں کی خبر گیری نہیں کرتا اور ہم تکلیف سے گزارا کرتے ہیں۔ حضور نے مسکرا کر اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر:9) اور اس میں کیا شک ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ماں باپ، اولاد اور بیوی کی خبر نہ لے تو وہ بھی اس حکم کے نیچے مساکین (ماں باپ) یتامیٰ (بچے) اسیر (بیوی) میں داخل ہو جاتے ہیں۔ تم خدا تعالیٰ کا یہ حکم مان کر ہی آئندہ خدمت کرو۔ تمہیں ثواب بھی ہوگا اور ان کی خبر گیری بھی ہو جائے گی۔ اُس نے عہد کیا کہ آج سے میں اپنی کل تنخواہ ان کو بھیج دیا کروں گا۔ یہ خود مجھے میرا خرچ جو چاہیں بھیج دیا کریں پھر معلوم ہوا کہ وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

خلافت کے ذریعہ اسلام احمدیت کی تعلیم اپنی پوری قوت کے ساتھ دنیا میں پھیلائی جارہی ہے

خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور تعلق ہمارے ایمان میں ترقی کیلئے نہایت اہمیت کا حامل ہے

ہمیں اپنی تمام تر کوششیں اس نظام خلافت کیلئے وقف کردینی چاہئیں

اس کے بابرکت سائے تلے ایک ایسی فضا قائم کرنی چاہئے جس میں اتحاد، باہمی تعلقات کا فروغ اور بھائی چارہ نظر آئے

ہر خادم کو اپنے پر یہ لازم کرلینا چاہئے کہ باقاعدہ خطبہ جمعہ کو سنے اور اس میں دی گئی نصائح پر عمل کرے

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش 2022ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام کا اردو مفہوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اسلام آباد (یو.کے)

30-07-2022

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے صدر صاحب نے درخواست کی تھی کہ 50ویں سالانہ نیشنل اجتماع کے مبارک موقع پر آپ کو کوئی پیغام تحریر کرکے بھجواؤں۔

اس بابرکت موقع پر میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق اس دور میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا تا کہ اسلام کی حقیقی روح کو جو انسان کے بنائے ہوئے قانون، جھوٹے اعتقادات، بدعتوں اور توہموں کی نظر ہو چکی تھی اس کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بنی نوع انسان کے سامنے اسلام کے حقیقی پیغام کو پیش کیا اور ان سب کو جو سچی راہ کے متلاشی تھے صحیح سمت میں ہدایت کی روشنی سے منور کیا۔

آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا بابرکت نظام اسی عظیم مقصد کیلئے قائم ہوا۔ خلافت احمدیہ کے ذریعہ اسلام احمدیت کی تعلیم اپنی پوری قوت کے ساتھ دنیا میں پھیلائی جارہی ہے اور وہی ہدایت جو حضرت مسیح موعودؑ لے کر آئے آج دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ پس آپ کے کندھوں پر بطور ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش ایک عظیم ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام لے کر اور آپؑ کی حقیقی اسلامی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک در ملک اس پیغام کو پہنچائیں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب آپ روحانی و اخلاقی ترقیات کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں گے جیسا کہ قرآن مجید اور حضور ﷺ کا نمونہ ہمیں سکھاتا ہے۔

اصلاح نفس احمدیت کو پھیلانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام نے ہر مشکل کا ایک روحانی حل پیش کیا ہے اور اصلاح نفس کے گر بتائے ہیں۔ روزانہ کی نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اس کے ہر ایک حکم پر عمل کرنا اصلاح نفس کیلئے اور دل میں تغیر پیدا کرنے کیلئے سب سے مفید طریق ہیں بلکہ یہ ہمارے دین کا اہم ترین حصہ ہے جسے ہر احمدی کو احسن رنگ میں ادا کرنا چاہئے۔

مزید یہ کہ خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور تعلق ہمارے ایمان میں ترقی کیلئے انفرادی حیثیت سے بھی اور اجتماعی حیثیت سے بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ پس نہ صرف ہمیں اپنی تمام تر کوششیں اس نظام خلافت کیلئے وقف کردینی چاہئیں بلکہ اس کے بابرکت سائے تلے ایک ایسی فضا بھی قائم کرنی چاہئے جس میں اتحاد، باہمی تعلقات کا فروغ اور بھائی چارہ نظر آئے۔

ہر خادم کو اپنے پر یہ لازم کرلینا چاہئے کہ باقاعدہ خطبہ جمعہ کو سنے اور اس میں دی گئی نصائح پر عمل کرے کیونکہ یہ خطبات ہماری روحانی ترقی کا سرچشمہ ہیں جو دینی لحاظ سے ہماری روحانی اور اخلاقی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مضبوط دوستی کا تعلق قائم کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت سے رہیں۔ خدا کی عطا کردہ خلافت کے سائے تلے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ محض خدا کی محبت کے حصول اور اس کی رضا کی خاطر ہم انسانیت کی خدمت کریں۔

مجھے امید ہے کہ میرا یہ پیغام آپ کے ایمان میں ترقی کا باعث ہوگا اور اسلام احمدیت کا یہ پیغام نہ صرف آپ کے ملک کے نوجوانوں تک پہنچے گا بلکہ باقی سوسائٹی میں بھی پھیلتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے تمام پروگرامز اور مصروفیات سے آپ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی محبت کی آغوش میں رکھے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 نومبر 2022)

......☆......☆......☆......

Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com,Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا : عطاء الرحمٰن (بھائی پوٹا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS

طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

جملہ اراکین عاملہ سے وقف عارضی کیلئے فارمز پُر کروائیں کہ وہ وقف عارضی کیلئے جانے کو تیار ہیں
اگر یہ سب وقف عارضی کی سکیم میں شامل ہوجائیں گے تو دوسرے بھی شامل ہوجائیں گے

سیکرٹریان تربیت کو جو لوکل سطح پر خدمت بجالا رہے ہیں فعال کریں تا کہ احباب جماعت کی اخلاقی اور دینی تربیت کو یقینی بنایا جاسکے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 / جنوری 2021ء کو نیشنل مجلس عاملہ یوکے کے ممبران کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ اراکین نیشنل عاملہ یوکے نے بیت الفتوح سے آن لائن شرکت کی۔

55 منٹ پر مشتمل اس ملاقات میں جملہ حاضرین کو حضور انور سے بات کرنے اور کئی معاملات پر راہنمائی حاصل کرنے کا موقع نصیب ہوا۔

مکرم Jonathan Butterworth صاحب ایڈیشنل سیکرٹری صاحب تربیت (نومبائعین) سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آج کل ان کے پاس کتنے نومبائعین ہیں۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ اس وقت نومبائعین کی تعداد 237 ہے جو 2018ء سے شامل ہیں۔ اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا کووِڈ کے دنوں میں نومبائعین کیلئے کوئی پروگرام بنایا گیا ہے؟ سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ حال ہی میں نومبائعین کا اجتماع منعقد کیا تھا جس میں حضور انور نے بھی خطاب فرمایا تھا اور 100 نومبائعین آن لائن شامل ہوئے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس عرصہ میں آپ نے کتنے آن لائن پروگرام کیے ہیں؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ مکرم حافظ فضل ربی صاحب کے ساتھ ہفتہ وار قرآن کریم کی کلاسز منعقد کی جارہی ہیں تا کہ نومبائعین کو قرآن کریم سکھا سکیں۔ نیز مقامی سطح پر مربیان بھی کلاسز منعقد کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان پروگرامز میں کتنے نومبائعین نے حصہ لیا ہے؟ کیا 70 فیصد نومبائعین ان کلاسز میں حصہ لیتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ان کے خیال میں یہ شرح اس سے کچھ کم ہے۔ چند نومبائعین بہت فعال ہیں۔ حضور انور نے استفسار فرمایا: لیکن بعض دوسرے جو ہیں وہ جماعت کے ساتھ رابطے میں ہیں؟ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ احمدی ہیں؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ جی حضور ایسا ہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہ جو بہت زیادہ فعال نہیں ہیں، لیکن ان کا دعویٰ یہی ہے کہ وہ احمدی ہیں۔ انہوں نے کہا: جی حضور۔ وہ احمدی ہیں۔ انہوں نے جماعت چھوڑی نہیں ہے۔

مکرم حافظ فضلِ ربی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی نے اپنا تعارف کروایا تو حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ کو جملہ اراکین عاملہ سے وقف عارضی کیلئے فارمز موصول ہوگئے ہیں کہ وہ وقفِ عارضی کیلئے جانے کو تیار ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی نہیں حضور۔ میں ان کو یاد دہانی کرواتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے آپ کو ممبران عاملہ پر توجہ دینی چاہیے۔ پھر جملہ مرکزی تنظیموں پر اور جماعت پر بھی۔ پھر ریجنل اور لوکل ممبران عاملہ اور پھر دوسرے لوگوں سے (فارمز فل کروانے کی کوشش کریں) اگر یہ سب وقفِ عارضی کی سکیم میں شامل ہوجائیں گے تو دوسرے بھی شامل ہوجائیں گے۔

دورانِ ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بالخصوص نیشنل سیکرٹری تربیت کو ہدایات سے نوازا کہ وہ سیکرٹریان تربیت کو جو لوکل سطح پر خدمت بجالا رہے ہیں فعال کریں تا کہ احباب جماعت کی اخلاقی اور دینی تربیت کو یقینی بنایا جاسکے۔

ملاقات کا دوسرا حصہ presentations پر مشتمل تھا۔ مکرم امیر صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے پاس چار پریزنٹیشنز ہیں۔ ایک پریزنٹیشن بیت الفتوح کی ہے۔ اسکے بعد مکرم سیکرٹری صاحب جائیداد نے حضور انور کی خدمت میں بیت الفتوح کی پریزنٹیشن پیش کی جس میں بیت الفتوح کی تعمیر نَو میں سولر پینلز کی installment اور دیگر جدید تعمیرات کی تفصیل پیش کی گئی۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ یہ تعمیر کب تک مکمل ہوجائے گی۔ اس پر سیکرٹری صاحب جائیداد نے عرض کیا کہ حضور ایک سال میں ان شاء اللہ مکمل ہو جائے گی۔

بعد ازاں مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے انٹرنیشنل قرآن اکیڈمی کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ITQA، انٹرنیشنل تعلیم القرآن اکیڈمی میں اس وقت ہمارے پاس 15 ممالک کے 464 طلباء قرآن کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں جن کی اکثریت یوکے سے ہے۔ 43 کلاسز میں طلباء کو تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ہفتے چار گھنٹے کیلئے 130 طلباء کو پڑھایا جاتا ہے۔ خدام، انصار، لجنہ اور مربیان کو ملا کر کل 145 اساتذہ ہیں۔ یوکے سے باہر ہمیں 11 ممالک کے اساتذہ کی خدمات حاصل ہیں۔ جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں ترجمۃ القرآن اور ناظرہ قرآن ہے۔ صرف یوکے سے اب تک 347 احباب کی رجسٹریشن مکمل ہوچکی ہے۔ یوکے سے باہر ملائیشیا، آسٹریلیا اور کینیڈا سے رجسٹریشن ہوئی ہے۔ یوں کل تعداد 464 بنتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماشاء اللہ۔ حضرت میر اسحٰق صاحب کا ترجمہ بہت جلد خطِ منظور میں شائع ہو رہا ہے اور اس مرتبہ اس کی پرنٹنگ اور سب کچھ بہت غیر معمولی ہے۔ ہر طالب علم جو اردو پڑھ سکتا ہے اس کو یہ ترجمۃ القرآن ضرور دیں تا کہ وہ ترجمہ بھی پڑھ سکیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9 / نومبر 2021)

ہمارا خدا

نصر الحق (نصر نیپالی) معلم سلسلہ ارشاد وقف جدید

خدا ہمارا محبت کا جو سرچشمہ ہے
حسیں یہ کائنات اسکا ہی کرشمہ ہے

سجایا گلشنِ عالم کو چاند تاروں سے
بہارِ حسن گلستاں جہاں آرا ہے

وہ لم یلد ہے ولم یولد و صمد بھی ہے
احد ہے مالک و مختار یار یکتا ہے

وہ نور ارض و سماء ہر جگہ ہے جلوہ گر
ہر ایک دیدہ وروں کا وہی نظارہ ہے

اسی کے قبضۂ قدرت ہے عزت و دولت
وہ پست و بالا کو یوں عرش و فرش کرتا ہے

وہ لاشریک ہے معبود انس و جن و مَلِك
مدار کُنْ فَيَكُون سب کا وہی مبداء ہے

تمام کائنات کُنْ سے وہ چلاتا ہے
وہ ہر شریک و شراکت سے پاک و بالا ہے

وہ مستوی ہے علی العرش لیک دل کے قریب
وہ پاس ہوتے ہوئے بھی بلند و بالا ہے

عجائباتِ جہاں دیکھ کر ہے حیرانی
کمال کا وہ مصور ہمارا مولا ہے

جہانِ فانی حسیں اس قدر منظم ہے
تو غیر فانی جہاں کون جانے کیسا ہے

کبھی جو چشمِ تصور میں جا کے دیکھا ہے
عجیب حیرتِ کون و مکان دیکھا ہے

صداقتوں کا خدا وہ ہے مقسط و منصف
ممیت و محیی قدیر و عظیم داتا ہے

تمام حمد کے لائق وہی ہے بس اک ذات
حیّ و قیوم ہے اور وہ ظاہر و پنہا ہے

وہ کس طرح سے ہواؤں کو باندھ رکھا ہے
وہ بادلوں کو فضاؤں میں سادھ رکھا ہے

اسی سے زندگی قائم ہے ہر جہاں کی نصرؔ
اسی سے سوز تمنا قرار پاتا ہے

اعلان ولادت

مکرم شیخ مدثر احمد صاحب آف خانپورہ کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام مدبر مدثر تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبدالغفار صاحب صدر جماعت خانپورہ (چیک ڈِسینڈ، جموں کشمیر) کا پوتا اور مکرم مشتاق احمد ریشی آف محمود آباد (آسنور، جموں کشمیر) کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی، نیک صالح خادم دین اور والدین کے قرۃ العین بننے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ جمیل، انسپکٹر بدر قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اگر خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو
بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 / نومبر 2013ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایک مومن اور ایک احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ......
برائیوں سے بچنے کیلئے جہاد کرے، اپنے نفس کو قابو میں رکھے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 / نومبر 2013ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5/اپریل 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ بیگم جان صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی منشی خان صاحب مرحوم (سٹیونج، یو.کے)

31/مارچ 2023ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کا تعلق کوٹلی کشمیر کے ایک غیر احمدی سنّی خاندان سے تھا۔ خاندان والوں نے بہت زور لگایا کہ احمدی سے شادی نہ کرو اور ایک سنّی کزن سے شادی کرو لیکن مرحومہ نے اس سے انکار کر دیا اور استقامت دکھائی۔ آپ کی فیملی 1972ء میں Stevenage یوکے منتقل ہوگئی جو اس علاقہ میں سب سے پہلی احمدی فیملی تھی۔ 1988ء میں وہاں پر جماعت کا قیام عمل میں آیا اور آپ لجنہ اماء اللہ کی پہلی صدر اور آپ کے شوہر پہلے صدر جماعت منتخب ہوئے۔ ایک لمبا عرصہ تک تمام جماعتی میٹنگز اور نماز جمعہ کی ادائیگی ان کے گھر پر ہوتی رہی۔ مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔ آپ نے اپنے بچوں کو ہمیشہ جماعت کے ساتھ جوڑے رکھا اور اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی کے قیام کے بعد وہاں پر اپنے بیٹوں کو وقارِعمل کیلئے بھجواتی رہیں۔ سٹیونج جماعت کے ممبران میں اضافہ ہونے پر وہاں پر ایک وسیع پلاٹ خریدا گیا جس میں زیادہ تر ادائیگی مرحومہ کی فیملی نے کی جب کہ مرحومہ نے اکیلے دس ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی کی توفیق پائی۔ چیریٹی واک کے ذریعہ چیریٹی اکٹھی کرنے میں بہت فعال تھیں۔ سالہا سال آپ نے چیریٹی کیلئے ہزاروں پاؤنڈز اکٹھے کیے۔ پسماندگان میں 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ بشریٰ بیگم رسول صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالستار رسول صاحب (ماریشس)

25/دسمبر 2022ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ایک بہت ہی مہربان اور سخی دل خاتون تھیں۔ اپنے بچوں میں جماعت سے محبت اور اخلاص کا جذبہ پیدا کیا اور ہمیشہ انہیں جماعت کے کاموں کیلئے وقت دینے کی ترغیب دلاتیں۔ کسی بھی مشکل میں اللہ پر مکمل بھروسہ تھا۔ 2016ء میں ایک کار حادثہ میں سب سے چھوٹے بیٹے کی وفات کو صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ نمازوں اور قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدہ تھیں۔ رمضان کے مہینے میں بھرپور شوق کے ساتھ روزوں کا انتظام کرتیں اور ایک سے زیادہ دفعہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی رکھتی تھیں۔ ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھا کرتی تھیں۔ سخاوت کا اعلیٰ نمونہ قائم کرتے ہوئے بہت سارے غریبوں کی مدد کی اور مہمان نوازی کا بھی بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بہت فعال تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(2) مکرمہ سلیمہ بیگم بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب ریٹائرڈ معلم وقف جدید (کینیڈا)

4/نومبر 2022ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ بہت متوکل علی اللہ خاتون تھیں۔ جتنا الاؤنس ملتا اس میں احسن طریق سے گزارہ کرتی تھیں۔ کبھی کوئی مطالبہ یا شکوہ نہیں کیا۔ مٹھی (سندھ) میں بہت سے ہندو خاندانوں کے مسلمان ہونے میں اپنے خاوند کے ساتھ کوششوں اور دعاؤں میں ان کا بھی حصہ شامل ہے۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور، ہمدرد، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ اور اجلاسوں میں شوق سے شامل ہونے والی ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا شریف احمد مغل صاحب (ربوہ)

4/دسمبر 2022ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے مقامی سطح پر نائب صدر اور صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ بہت باہمت، بااخلاق، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرمہ خالدہ ہادی صاحبہ اہلیہ مکرم ہادی حیات خان صاحب (ربوہ)

21/فروری 2023ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ حضرت محمد الدین صاحب واصل باقی نویس رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی اور مکرم چودھری غلام مرتضیٰ صاحب (وکیل القانون) کی بیٹی تھیں۔ ان کے بڑے بھائی مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب اور تایازاد بھائی مکرم چودھری مبارک مصلح الدین صاحب واقف زندگی تھے۔ 1991ء سے نصرت جہاں اکیڈمی کے شعبہ تدریس سے منسلک رہیں اور 30 سال خدمت بجالاتی رہیں۔ جہاں پہلے اکیڈمی کے گرلز اسکول کی پرنسپل اور پھر بوائز سکول میں اردو ٹیچر کے طور پر فرائض سرانجام دیے۔ بڑی فرض شناس، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد ارشاد اللہ صاحب چٹھہ مرحوم (ربوہ)

25/فروری 2023ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کو اپنے گاؤں مولیکے چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کے میاں بھی لمبا عرصہ اس جماعت کے صدر رہے اور علی پور چٹھہ کے امیر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، متحمل مزاج، مہمان نواز، غریب پرور، جماعت کی غیرت رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عبدالواسع چٹھہ صاحب (واقف زندگی نظامت جائیداد قادیان) کی ساس تھیں۔

(6) مکرم مرزا صلاح الدین اسلم صاحب ابن مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب (جوہر ٹاؤن لاہور)

13/جون 2022ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم بھاٹی گیٹ لاہور کی جماعت سے کافی عرصہ منسلک رہے اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ چندے باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ ساری زندگی نماز اور روزہ کی پابندی کی اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ بہت ایماندار، محنتی، مخلص اور خوددار انسان تھے۔ 1953ء کے فسادات میں گھر کو جلانے کی دھمکی ملی تو اپنے سارے خاندان کو بحفاظت نکال کرلے گئے۔

(7) مکرمہ فرخندہ اسلم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا صلاح الدین اسلم صاحب (لاہور)

21/مئی 2022ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ چندوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ شوہر کی علالت کے بعد مالی مسائل کا بہت ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کیا اور کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ نماز اور روزہ کی پابند، صدقہ وخیرات کرنے والی، مہمان نواز، ہرکسی کی مدد کرنے والی، بہت نفیس، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(8) مکرم محمد الصالح الحسنی صاحب (تیونس)

13/فروری 2023ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کے بیٹے مکرم سلیم حسنی صاحب (صدر جماعت تیونس) لکھتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ میرے ابو احمدی ہوکر فوت ہوئے۔ میرے والدین نے مجھے ایک دن کہا کہ جب تم درست راستے پر ہو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور یہ محال ہے کہ تم باطل پر ہو۔ والد کی بیعت کے بعد مجھے 'التقویٰ' رسالہ کا شمارہ موصول ہوا اور جب میں ان سے ملنے گیا تو مجھے کہنے لگے کہ خلیفہ وقت نے ہماری بیعت قبول فرمالی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کو کیسے علم ہوا تو مجھے یہ رسالہ دکھایا جس پر بیعت کی تصویر تھی۔ اس سے انہیں یہ اشارہ ملا کہ بیعت قبول ہوگئی ہے۔ میں جب بھی والدین کو علاج کیلئے جماعتی گاڑی میں لے جاتا تو انہیں کہتا کہ یہ حضور کی دی ہوئی گاڑی ہے اس لیے حضور کیلئے دعا کریں۔ چنانچہ والدہ اب تک حضور کیلئے دعا کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اعلان نکاح :: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/جون 2023ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد (یو.کے) میں درج ذیل 7 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

عزیزہ امۃ الوحید حنا خان بنت مکرم فرید احمد خان صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم حارث احمد قریشی (واقف نو) ابن مکرم محمد قریشی صاحب (امریکہ)

عزیزہ یسریٰ شاہد سید (واقفہ نو) بنت مکرم سید ندیم شاہد صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم رومان محمود باسط (فارغ التحصیل مربی سلسلہ یو.کے) ابن مکرم آصف محمود باسط صاحب

عزیزہ عائشہ احمد بنت مکرم محمود احمد صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم طلحہ احمد ابن مکرم فرید احمد نوید صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا)

عزیزہ شافیہ خالد کاہلوں بنت مکرم خالد اقبال کاہلوں صاحب (کینیڈا) ہمراہ عزیزم محمد طلحہ کاہلوں (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد عمر کاہلوں صاحب

عزیزہ زریاب رفیق (واقفہ نو) بنت مکرم محمد رفیق صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم اسد احمد (واقف نو) ابن مکرم صدیق احمد صاحب (جرمنی)

عزیزہ رداء احمد (واقفہ نو) بنت مکرم محمد احسن صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم درمان احمد (واقف نو) ابن مکرم عرفان احمد صاحب

عزیزہ شائلہ محمود بنت مکرم مصور محمود صاحب (کینیڈا) ہمراہ عزیزم صلاح الدین منادی ابن مکرم منیر احمد صاحب (کینیڈا)

......☆......☆......☆......

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام آداب میں ہمارے رسول اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور ظل کے تھے اور آپ کو حضرت خیر البریہؐ سے ایک ازلی مناسبت تھی
اور یہی وجہ تھی کہ آپ کو حضور کے فیض سے پل بھر میں وہ کچھ حاصل ہو گیا جو دوسروں کو لمبے زمانوں اور دُور دراز اقلیموں میں حاصل نہ ہو سکا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18/نومبر 2022 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس کا مقام افضل قرار دیتے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حدیث میں صریح طور پر آتا ہے کہ صحابہؓ آپس میں باتیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو وہ ابوبکر کا ہی مقام ہے۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مناسبت تھی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: آپ تمام آداب میں ہمارے رسول اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور ظل کے تھے اور آپ کو حضرت خیر البریہؐ سے ایک ازلی مناسبت تھی اور یہی وجہ تھی کہ آپ کو حضور کے فیض سے پل بھر میں وہ کچھ حاصل ہو گیا جو دوسروں کو لمبے زمانوں اور دُور دراز اقلیموں میں حاصل نہ ہو سکا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں حضرت عائشہؓ سے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں مجھ سے فرمایا کہ ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش کرے یا کوئی کہنے والا کہے کہ مَیں زیادہ حق دار ہوں لیکن اللہ اور مومن تو سوائے ابوبکر کے کسی اَور کا انکار کریں گے۔

سوال واقعہ افک کے دوران حضرت عائشہؓ اپنے گھر گئیں تو ان کی والدین سے کیا گفتگو ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: واقعۂ افک کے دوران حضرت عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایک خادم کے ساتھ اپنے والدین کے گھر تشریف لے گئیں۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں گھر میں داخل ہوئی اور میں نے اپنی والدہ امّ رومان کو مکان کے نچلے حصہ میں اور حضرت ابوبکرؓ کو گھر کے بالاخانے میں پایا۔ وہ قرآن پڑھ رہے تھے۔ میری ماں نے کہا اے میری پیاری بیٹی! کیسے آئی؟ میں نے انہیں بتایا اور وہ واقعہ ان سے بیان کیا۔ کہتی ہیں میں کیا دیکھتی ہوں کہ اس سے انہیں وہ حیرت نہیں ہوئی جس قدر مجھے ہوئی تھی۔ میرا جو خیال تھا کہ واقعہ سن کر وہ پریشان ہوں گی لیکن ان کو کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ حضرت عائشہؓ کی والدہ کہنے لگیں کہ اے میری پیاری بیٹی! اپنے خلاف ہونے والی اس بات کو معمولی سمجھو کیونکہ اللہ کی قسم! کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کوئی خوبصورت عورت کسی شخص کے پاس ہو جس سے وہ محبت رکھتا ہو۔ اس کی سوتنیں ہوں مگر وہ اس سے حسد کرتی ہیں اور اس کے متعلق باتیں بنائی جاتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں کیا دیکھتی ہوں کہ اس کا ان پر وہ اثر نہیں جو مجھ پر ہے۔ مَیں نے کہا کہ میرے والد بھی یہ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت عائشہؓ نے کہا، اپنی والدہ سے پوچھا: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس بات پر میرے آنسو جاری ہو گئے اور میں رونے لگی۔ حضرت ابوبکرؓ نے میری آواز سنی اور وہ گھر کے بالاخانے میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ وہ نیچے آئے اور میری ماں سے کہا اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا اسے وہ بات پہنچی ہے جو اس کے متعلق کہی جا رہی ہے تو حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ کہنے لگے اے میری پیاری بیٹی! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں واپس آگئی۔

سوال منافقین کا حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے سے کس کو نقصان پہنچانا مقصود تھا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ وہ کون کون لوگ تھے جن کو بدنام کرنا منافقوں کیلئے یا ان کے سرداروں کیلئے فائدہ مند ہو سکتا تھا اور کن کن لوگوں سے اس ذریعہ سے منافق اپنی دشمنی نکال سکتے تھے۔ حضورؓ فرماتے ہیں کہ ایک ادنیٰ تدبر سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا کر دو شخصوں سے دشمنی نکالی جا سکتی تھی۔ ایک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک حضرت ابوبکرؓ کیونکہ ایک کی وہ بیوی تھیں اور ایک کی بیٹی تھیں۔ یہ دونوں وجود ایسے تھے کہ ان کی بدنامی سیاسی یا اقتصادی لحاظ سے یا دشمنیوں کے لحاظ سے بعض لوگوں کیلئے فائدہ بخش ہو سکتی تھی یا بعض لوگوں کی اغراض ان کو بدنام کرنے کے ساتھ وابستہ تھیں۔ ورنہ خود حضرت عائشہؓ کی بدنامی سے کسی شخص کو کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی تھی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے حضرت عائشہ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے حضرت عائشہ کے متعلق فرمایا کہ میں نے تو سوائے خیر کے عائشہؓ میں کوئی چیز نہیں دیکھی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سے سات نجیب ساتھی دیئے گئے؟

جواب حضرت علی بن ابو طالبؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یقیناً ہر نبی کو سات نجیب ساتھی دیے گئے ہم نے انہیں کہا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا میں اور میرے دونوں بیٹے اور حضرت جعفرؓ اور حضرت حمزہؓ اور حضرت ابوبکرؓ یعنی حضرت علیؓ اور ان کے دونوں بیٹے حضرت جعفرؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ، حضرت مصعب بن عمیرؓ اور حضرت بلالؓ اور حضرت سلمانؓ اور حضرت عمارؓ اور حضرت مقدادؓ اور حضرت حذیفہؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔

سوال عبداللہ بن ابی بن سلول نے یہ سازش کیوں کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن ابی بن سلول کی اس میں یہ غرض تھی کہ اس طرح حضرت ابوبکرؓ لوگوں کی نظروں میں بھی ذلیل ہو جائیں گے اور آپؓ کے تعلقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی خراب ہو جائیں گے اور اس نظام کے قائم ہونے میں رخنہ پڑ جائے گا جس کا قائم ہونا اسے لابدی نظر آتا تھا، نظر آ رہا تھا کہ لازمی یہ ہوگا۔ اور جس کے قائم ہونے سے اس کی امیدیں تباہ ہو جاتی تھیں۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت ابوبکرؓ کا کیا مقام تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ میری فلاں حاجت پوری کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا اس وقت نہیں، پھر آنا۔ وہ بدوی تھا اور تہذیب و شائستگی کے اصول سے ناواقف تھا۔ اس نے صاف کہہ دیا کہ آخر آپؐ انسان ہیں۔ اگر میں پھر آؤں اور آپؐ اس وقت فوت ہو چکے ہوں تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں دنیا میں نہ ہوا تو ابوبکرؓ کے پاس چلے جانا، وہ تمہاری حاجت پوری کر دے گا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 9 ہجری میں حج کرنے کا ارادہ کیوں ترک کر دیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 9/ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر الحج بنا کر مکہ روانہ فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا۔ پھر آپؐ سے ذکر کیا گیا کہ مشرکین دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر حج کرتے ہیں اور شرکیہ الفاظ ادا کرتے ہیں اور خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال حج کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج بنا کر روانہ فرمایا۔

سوال جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے تشریف نہیں لاتے تو کون آپ کی جگہ نماز پڑھاتا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے تشریف نہیں لاتے تو ابوبکر آپؐ کی جگہ نماز پڑھاتے ہیں۔

سوال جب کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی فتویٰ پوچھنے کا موقع نہیں ملتا تو وہ کس سے پوچھتے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فتویٰ پوچھنے کا موقع نہیں ملتا تو مسلمان ابوبکر سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

ایک احمدی کی شان یہی ہے کہ دنیا کی کوئی دلچسپی اسکی باجماعت نمازوں میں روک نہ بنے

تحریک جدید کو جاری کرنے کا مقصد یہی تھا کہ مبلغین تیار ہوں جو بیرونی ملکوں میں جائیں
وہاں مشن کھولے جائیں، مسجدیں تعمیر کی جائیں اور اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلایا جائے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11/نومبر 2005 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کون سی آیات کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 27 اور 32 کی تلاوت فرمائی:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔

سوال مسجد ناصر (ہارٹلے پول، برطانیہ) کے افتتاح پر ہمیں کس بات کی خوشی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج ہم خوش تو ہیں کہ عیسائیت کے گڑھ میں ہم نے خدائے واحد کا نام بلند کرنے کیلئے ایک اور مسجد کا افتتاح کر دیا ہے لیکن یہ ہماری انتہا نہیں ہے، ہمارے مقصد تو تبھی پورے ہوں گے جب ہم ہر شہر میں، ہر قصبے میں اور ہر گاؤں میں خدائے واحد کا نام بلند کرنے کیلئے مسجد تعمیر کریں گے اور اس کو پھر خالصتاً خدائے واحد کی عبادت کرنے والی روحوں سے بھر دیں گے۔

سوال گزشتہ سال کی نسبت مجاہدین تحریک جدید میں کتنا اضافہ ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ سال کی نسبت مجاہدین تحریک جدید کی تعداد میں 24 ہزار کا اضافہ ہوا۔

سوال مسجد ناصر کی تعمیر کیلئے حضور انور نے کس کی ذمہ داری لگائی تھی اور انہوں نے کس طرح کا ردعمل دکھایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر کیلئے مَیں نے انصار اللہ UK کی ذمہ داری لگائی تھی کہ وہ اسکا تمام خرچ ادا کریں یا اکثر حصہ ادا کریں۔ الحمد للہ کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا اور بڑے کھلے دل کے ساتھ اس قربانی میں حصہ لیا اور اس طرح یہ مسجد کم و بیش ان کی قربانی سے ہی تعمیر ہو گئی۔ جو وعدے انہوں نے کئے تھے وہ بھی 75 فیصد ادا ہو چکے ہیں، امید ہے بقایا بھی جلد ہی ادا کر دیں گے۔

سوال احمدیوں کی مساجد بنانے کا کیا مقصد ہوتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہماری مساجد تو

نشان ہیں اس بات کا کہ اللہ والوں کی جماعت جن کے دل اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہتے ہیں ایک خدا کی عبادت کرنے کیلئے، اللہ کے نام پر، اللہ کا گھر تعمیر کرتے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی لالچ، دنیا کی کوئی بھی مصروفیت انہیں خدا کی عبادت سے غافل کرنے والی نہیں ہوتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا صحیح فہم اور ادراک رکھتے ہیں کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) یعنی مَیں نے جنّ اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں اور مجھے پہچانیں۔

سوال باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے کتنا افضل ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ستائیس گنا افضل ہے۔

سوال جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اس کا کیا فرض بنتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک احمدی جس کا یہ دعویٰ ہے کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور آپ کو مان کر اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز کیا ہے اس کی شان کے خلاف ہے کہ دنیا کی مصروفیتیں یا کام یا اَور اس قسم کے بہانے اسے نماز کیلئے مسجد میں آنے سے روکیں۔

سوال ایک احمدی کی کیا شان ہونی چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک احمدی کی شان یہی ہے کہ ہر دنیاوی مجبوری کو پس پشت ڈال دے، پیچھے پھینک دے۔ دنیا کا کوئی لالچ، دنیا کی کوئی دلچسپی اسکی باجماعت نمازوں میں روک نہ بنے۔ ورنہ یہ قربانیاں بھی بے فائدہ ہیں جو آپ نے مسجد کی تعمیر کیلئے کی ہیں اور یہ عمارت بھی بے فائدہ ہے جو تقویٰ سے پُر دلوں کی بجائے وقتی جوش رکھنے والے دلوں نے بنائی ہے۔

سوال جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو اس کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تک نماز کی خاطر کوئی شخص مسجد میں بیٹھا رہتا ہے نماز میں ہی مصروف سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اے اللہ! اس پر رحم کر اس کو بخش دے، اس کی توبہ قبول کر۔

سوال ذکر الٰہی کرنے سے ایک مومن پر کیا افضال نازل ہوتے ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ذکر الٰہی کی وجہ سے جو ایک مومن اللہ کے حکم کے مطابق زینت اختیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے، فرشتے بھی اس پر درود بھیج رہے ہیں اور اس کی زینت کو اور زیادہ صیقل کر رہے ہیں اور زیادہ نکھار رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس میں مدد دے رہے ہیں۔

سوال وضو کرنے کا کیا طریق ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ پانی منگوایا۔ پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن سے پانی لے کر کلّی کی پھر ناک صاف کیا پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین بار اپنے ہاتھ دھوئے، کہنیاں شامل کرکے۔ اسکے بعد سر کا مسح کیا پھر تین بار ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھوئے۔ وضو میں ٹخنے بھی شامل ہوتے ہیں۔

پھر اس طرح وضو مکمل کرنے کے بعد آپؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اس طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر وساوس سے محفوظ رہ کر خشوع وخضوع سے دو رکعت نماز پڑھی اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سوال ایک مومن کے کھانے پینے کا کیا طریق ہے؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کو نظر انداز کرتے ہوئے بعض دوسری چیزیں مثلاً شراب وغیرہ اور دوسری نشہ آور چیزیں جو استعمال کرتے ہیں ان کا بھی اسی وجہ سے مذہب سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ سے بھی دور چلے جاتے ہیں۔ تو اس لئے فرمایا کہ کھانے پینے میں حدود سے تجاوز نہ کرو ورنہ ایسی قباحتیں پیدا ہوں گی، ایسی حالت پیدا ہوگی، ایسی تکلیفیں ہوں گی جو گھن کی طرح تمہاری صحت کو کھا لیں گی اور نیکیوں، عبادتوں سے محروم ہو جاؤ گے۔

سوال خوراک کا اخلاق پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خوراک کا اخلاق پر بھی اثر پڑتا ہے اور جب اخلاق پر بد اثر پڑے گا تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی بھی متاثر ہوگی اور نتیجتاً عبادتوں پر بھی اثر پڑے گا۔ جسمانی وضع قطع کا اخلاق پر اثر پڑتا ہے۔ جو حالتیں انسان اپنی بناتا ہے تو جب انسان کی وضع قطع ایسی ہو جس سے تکبر جھلکتا ہو، تکبر کا اظہار ہوتا ہو جیسا کہ فرمایا کہ گردن اکڑا کے چلنے والا تو ایسا انسان تو پھر اپنی زینت اس تکبر کو ہی سمجھے گا، اس گردن اکڑانے کو ہی سمجھے گا، خشیت اور عاجزی اس میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور جب یہ چیزیں پیدا نہیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بھی توجہ نہیں ہوگی۔ اگر دنیا کے دکھاوے کیلئے مسجد میں نمازوں کیلئے کبھی آ بھی جائے تو وہ دنیا کمانے کیلئے ہوگا نہ کہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وجہ سے۔ پس یہ جو لوگ بعض دفعہ اعتراض کرتے ہیں کہ مسجد کی زینت کا تقویٰ کا، کھانے پینے سے کیا تعلق ہے اس میں یہ واضح ہو گیا کہ کھانا پینا بھی اخلاق پہ اثر ڈالتا ہے اور اخلاق عبادتوں پہ اثر ڈالتے ہیں۔

سوال جسمانی اوضاع کا روحانی حالتوں پر کیا اثر ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جسمانی سجدہ بھی روح میں خشوع اور عاجزی کی حالت پیدا کرتا ہے۔ اسکے مقابل پر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب ہم گردن کو اونچی کھینچ کر اور چھاتی کو ابھار کر چلیں تو یہ وضع رفتار ہم میں ایک قسم کا تکبر اور خود بینی پیدا کرتی ہے۔ تو ان نمونوں سے پورے انکشاف کے ساتھ کھل جاتا ہے کہ بے شک جسمانی اوضاع کا روحانی حالتوں پر اثر ہے۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تحریک جدید کو جاری کرنے کا کیا مقصد تھا؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تحریک جدید کو جاری کرنے کا مقصد یہی تھا کہ مبلغین تیار ہوں جو بیرونی ملکوں میں جائیں، وہاں مشن کھولے جائیں، مسجدیں تعمیر کی جائیں اور اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔

......☆......☆......☆......

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11221: میں راشد احمد ولد مکرم عبدالخالق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 22 جنوری 1981 پیدائشی احمدی ساکن رحمت نگر گلی نمبر 5 مراد آباد صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد رہائشی مکان تین بھائیوں میں مشترکہ بمقام رحمت نگر مراد آباد (گلی نمبر 5) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　العبد: راشد احمد　　گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11222: میں انجم زوجہ مکرم راشد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 11 دسمبر 1990 پیدائشی احمدی ساکن رحمت نگر گلی نمبر 5 مراد آباد صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات طلائی کل وزن ساڑھے تین تولہ (22 کیریٹ) زیورات چاندی کل وزن 100 گرام حق مہر پچاس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: انجم　　گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11223: میں منیشا پروین زوجہ مکرم مشیر احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن اُدے پور کٹیّا گھس گاواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات طلائی تین تولہ (22 کیریٹ) زیورات نقرئی 150 گرام، حق مہر 35 ہزار روپے بذمہ خاوند، سوا دو بیگھہ زمین خسرہ نمبر 00626۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: منیشا پروین　　گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11224: میں شاہجہان بیگم زوجہ مکرم ابن خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 17 نومبر 1972 پیدائشی احمدی ساکن ادے پور کٹیا گھس گاواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات کل وزن اندازاً تین تولے (22 کیریٹ) زیورات نقرئی پائل دو جوڑی وزن ڈیڑھ سو گرام۔ حق مہر تیس ہزار روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: شاہجہان بیگم　　گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11225: میں چوہدری منصور احمد ولد مکرم محمد صدیق چوہدری صاحب قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ تاریخ پیدائش 15 جون 1961 پیدائشی احمدی ساکن 529/1111 پنتھ نگر، خرم نگر، پوسٹ آفس وکاس نگر ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد رہائشی مکان بمقام پنتھ نگر خرم نگر لکھنؤ قیمت اندازاً 70 سے 80 لاکھ تک۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　العبد: چوہدری منصور احمد　　گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11226: میں عائشہ سلیم بنت مکرم سلیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 29 مارچ 2000 پیدائشی احمدی ساکن ادے پور کٹیا گھس گاواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: عائشہ سلیم　　گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11227: میں دانش احمد ولد مکرم رئیس احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن اُدے پور کٹیا گھس گاواں شاہجہانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ

قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 300روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عارف احمد خان غوری العبد: دانش احمد گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11228:میں فضل احمد خان ولد مکرم ابن خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 25جون 2003 پیدائشی احمدی ساکن اُدے پور کٹیا گھس گاواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31جنوری 2023وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 300روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عارف احمد خان غوری العبد:فضل احمد خان گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11229:میں نشا سلمان زوجہ مکرم سلمان احمد سلیجہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 3جنوری 1997 پیدائشی احمدی ساکن پلاٹ نمبر 8 ہرداسی کھیڑا دیوا روڈ پوسٹ چنہٹ ضلع لکھنؤ صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4فروری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیورات طلائی کل وزن اندازاً2 تولے(22 کیریٹ)زیورات نقرئی کل وزن 250 گرام،حق مہر ایک لاکھ روپے ادا شد۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ:عارف احمد خان غوری الامۃ:نشا سلمان گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11230:میں فوزیہ فرحان زوجہ مکرم فرحان احمد سلیجہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23اکتوبر 1994 پیدائشی احمدی ساکن پلاٹ نمبر 8 ہرداسی کھیڑا دیوا روڈ پوسٹ چنہٹ لکھنؤ صوبہ یو پی۔بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4فروری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیورات طلائی کل وزن اندازاً2 تولہ 22 کیریٹ زیورات نقرئی کل وزن ایک سو گرام،حق مہر 80ہزار روپے ادا شد۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ:عارف احمد خان غوری الامۃ:فوزیہ فرحان گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11231:میں سیما پروین زوجہ مکرم افروز خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1جنوری 1995 پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ آفس بیدہ ضلع لکھیم پور کھیری صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1فروری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔طلائی زیورات کل وزن 7 تولے 22 کیرٹ بشمول حق مہر،زیور نقرئی ایک جوڑی پائل۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عارف احمد خان غوری الامۃ: سیما پروین گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11232:میں نازیہ زوجہ مکرم شمشاد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30سال پیدائشی احمدی موجدہ پتا: اُدے پور کٹیا گھس گاواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یو پی، مستقل پتا: جھلاواں،کھندورا ضلع غازی آباد صوبہ یو پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔طلائی زیورات کل وزن تقریباً ڈھائی تولہ 22 کیریٹ،زیورات نقرئی کل وزن تقریباً300 گرام،حق مہر پچاس ہزار روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عارف احمد خان غوری الامۃ: نازیہ گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11233:میں طیبہ زوجہ مکرم طارق خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 28اگست 1999 پیدائشی احمدی ساکن محلہ لودھی پورا پوذٹ این ٹی آئی اسکول ضلع شاہجہانپور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیورات طلائی کل وزن تقریباً3 تولے 22 کیریٹ زیورات نقرئی پائل دو جوڑی کل وزن اندازاً100 گرام،حق مہر ایک لاکھ بیس ہزار روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عارف احمد خان غوری الامۃ: طیبہ گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11234:میں افروزہ سلطانہ زوجہ مکرم راہُل شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5نومبر 1998 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: اُدے پور کٹیا پوسٹ آفس گھس گاواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یو پی مستقل پتہ: ڈاگا پاڑا بھرت پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5فروری 2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیورات طلائی ایک عدد گلے کا ہار ایک جوڑی کنگن ناک کا کوکا ایک عدد کان کی بالیاں ایک جوڑی 22 کیریٹ،حق مہر 76000روپے بذمہ خاوند زیورات نقرئی پائل ایک جوڑی۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ:عارف احمد خان غوری الامۃ:افروزہ سلطانہ گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11235:میں صبا شابل بنت مکرم شابل احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 20دسمبر 1992 پیدائشی احمدی ساکن اُدے پور کٹیا گھس گاواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیورات طلائی ایک عدد گلے کا ہار ایک جوڑی کان کی بالی ایک عدد عدد ماتھے کا ٹیکا،ایک عدد انگوٹھی 22 کیریٹ۔زیور نقرئی ایک جوڑی پائل،حق مہر 40000روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عارف احمد خان غوری الامۃ: صبا شابل گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11236:میں کنزہ احمد زوجہ مکرم بشارت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18سال پیدائشی احمدی ساکن سن سٹی وستار پوسٹ آفس عزت نگر ضلع بریلی صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29جنوری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:عارف احمد خان غوری الامۃ: کنزہ احمد گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11237:میں فرحت جہاں زوجہ مکرم انور محی الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکن جنوری 1956 تاریخ بیعت 1981،ساکن نویسر وارانسی صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7فروری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔شوہر کی وفات ہوگئی ہے حق مہر نہیں ملا۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ:محمد بشارت خان الامۃ:فرحت جہاں گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11238:میں حنا کوثر زوجہ مکرم تاج انور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 12 مئی 1982 تاریخ بیعت 2004 ساکن نویسر وارانسی صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7فروری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کل وزن تقریباً4 تولے 22 کیرٹ زیور نقرئی پائل ایک جوڑی،حق مہر 40ہزار روپے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد بشارت خان الامۃ: حنا کوثر گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11239:میں عطیۃ القیوم بنت مکرم ابصار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 10 اکتوبر 1999 پیدائشی احمدی ساکن کوٹ بزار تھ حمیر پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12فروری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد بشارت خان الامۃ:عطیۃ القیوم گواہ:منصور احمد مسرور

مسل نمبر11240:میں ہاجرہ بیگم زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 6فروری 1955 پیدائشی احمدی ساکن میرا تالاب کاشی رام کالونی بلاک نمبر 2 فلیٹ نمبر 15 ضلع حمیر پور صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12فروری 2023وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔طلائی زیورات: ایک عدد ٹیکہ، ایک عدد نتھ،ایک جوڑی کان کے ٹاپس،ایک عدد لاکٹ(منگل سوتر)ایک عدد چین۔

زیورات نقرئی: ایک جوڑی پائل، حق مہر یاد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: ہاجرہ بیگم گواہ: منصور احمد

مسل نمبر 11241: میں اسلام النساء زوجہ مکرم رحمٰن احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1994 پیدائشی احمدی ساکن مسکرا ضلع حمیر پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات طلائی: ایک جوڑی جھمکی، ایک جوڑی جھالے، ایک عدد چین، دو منگل سوترت ایک بڑا اور ایک چھوٹا، ایک مالا (منچلی) دو انگوٹھیاں ایک ناک کی کیل، ایک جوڑی ٹاپس ایک جوڑی کان کی بالی، ایک جوڑی سوئی دھاگہ (کل وزن اندازاً 4 تولے 22 کیریٹ) زیورات نقرئی: پائل ایک جوڑی وزن اندازاً 100 گرام، مزید ایک جوڑی پائل وزن اندازاً 100 گرام مزید ایک جوڑی پائل وزن اندازاً 50 گرام۔ دو جوڑی بچھیا، ایک چاندی کی انگوٹھی۔ حق مہر 30 ہزار روپے، ایک عدد پلاٹ بمقام مسکرا 30/40 فٹ گاٹا نمبر 1317 بمقام راٹھ روڈ (1200 ورگ فٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: اسلام النساء گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11242: میں شاداں فرحت زوجہ مکرم محمد شاہد صدیقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 16 مئی 1992 پیدائشی احمدی ساکن چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر ایک لاکھ روپے بذمہ خاوند، ایک کھیت بمقام بگدودی کچھار، پرگہی کچھار مندھنا ضلع کانپور نگر میں واقع ہے اس کا رقبہ 273 میٹر ہے خسرہ نمبر 292 ہے۔ زیورات طلائی: ایک مانگ ٹیکہ، تین عدد ہار، پانچ جوڑی بندے چار انگوٹھیاں ایک چین، ایک لاکٹ چار ناک کے کیل۔ کل وزن 80.55 گرام 24 کیرٹ۔ زیورات نقرئی: تین جوڑی پائل، ایک انگوٹھی، چابی رنگ، کل وزن 132 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: شاداں فرحت گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11243: میں شائقہ پروین زوجہ مکرم مہتاب یاسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 9 اپریل 1973 پیدائشی احمدی ساکن تری نگر پولیس چوکی چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپے ادا شد، طلائی زیورات: 4 چوڑیاں، ایک عدد انگوٹھی کل وزن 24.11 گرام 24 کیریٹ۔ زیورات نقرئی: دو جوڑی پائل، ایک ہتھ پھول، ایک جھومر، دو جوڑی بندے، دو ہار، ایک مانگ ٹیکہ، دو انگوٹھیاں، چھ سکے کل وزن 209 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد خان الامۃ: شائقہ پروین گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11244: میں خدیجہ فرمان بنت مکرم حافظ فرمان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 13 ستمبر 2004 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: پنکی ضلع کانپور صوبہ یوپی مستقل پتہ: محلہ احمدیہ قادیان پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: خدیجہ فرمان گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11245: میں صلاح الدین کوثر ولد خلیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 16 جولائی 1990 پیدائشی احمدی ساکن ہمایوں باغ چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 32000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان العبد: صلاح الدین کوثر گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11246: میں ایمن کوثر زوجہ مکرم صلاح الدین کوثر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 14 نومبر 1993 پیدائشی احمدی ساکن ہمایوں باغ فہیم آباد چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات دو عدد گلے کا ہار، دو کان کی بالیاں، دو عدد انگوٹھیاں ایک عدد سونے کی جھمکی (22 کیریٹ) زیورات نقرئی ایک ہار ایک جوڑی بندے، ایک جوڑی پایل۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: ایمن کوثر گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11247: میں عقیل احمد انصاری ولد مکرم مشتاق احمد انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 7 اگست 1968 تاریخ بیعت 2017 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ احمدیہ مسلم مشن راوا تپور ضلع کانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد رہائشی فلیٹ تھرڈ فلور بمقام 97/191 طلاق محل۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد خان العبد: عقیل احمد انصاری گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11248: میں محمد جاوید خان ولد مکرم محمد ظفر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن چمن گنج صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد رہائشی مکان بمقام چمن گنج مکان نمبر 88/212A موجودہ قیمت 15 لاکھ ساٹھ ہزار روپے۔ یہ مکان خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کے نام نصف نصف ہے۔ خاکسار کی اہلیہ بھی وصیت میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 11000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد خان العبد: محمد جاوید خان گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11249: میں عطاء الحیٔ ولد مکرم خلیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 18 جون 1996 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: Sco144 سیکٹر 3۔ کوروچھیتر ہریانہ مستقل پتہ: 88/409 ہمایوں باغ چمن گنج پوسٹ فہیم آباد ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 33900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد خان العبد: عطاء الحیٔ گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11250: میں حسان بدر ولد مکرم آفتاب یاسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 12 اکتوبر 1991 پیدائشی احمدی ساکن 88/108 پریم نگر ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 21000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد خان العبد: حسان بدر گواہ: منصور احمد مسرور

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 15 - June - 2023 Issue. 24

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جنگ بدر سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرایا اور غزوات کا مختصر تذکرہ

جنگ بدر کے حوالہ سے سرکار دو عالم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا دلنشین و ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 / جون 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہجرت کے بعد کے ابتدائی حالات، جنگ بدر کے اسباب اور کفار مکہ کی کارروائیوں کے خلاف عمل اور ان کے منصوبوں کو روکنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کارروائی فرمائی اس کا کچھ ذکر ہوا تھا۔ جنگ بدر سے قبل کچھ سرایا اور غزوات بھی ہوئے ان کا مختصر ذکر پہلے کروں گا پھر کفار مکہ کی جنگ کیلئے تیاری کے کچھ حالات بھی بیان کروں گا انشاء اللہ۔

سریہ حضرت حمزہ: یہ پہلا سریہ تھا جو رمضان ایک ہجری میں ہوا۔ اسے سریہ سیف البحر کہتے ہیں۔ اس کا جھنڈا سفید تھا اور اس کے علمبردار ابو مرصد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ یہ سریہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سن ایک ہجری میں بھیجا اور اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب کو اس کا امیر بنایا۔ ان کے ساتھ تیس مہاجر سوار تھے۔ یہ لوگ عیص کے اطراف میں بحیرہ احمر کے ساحل تک گئے۔ عیص رابق کے شمال میں تقریباً تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک جگہ ہے اور مدینہ منورہ سے رابق کا فاصلہ تقریباً دو سو چالیس کلو میٹر ہے۔

سریہ عبیدہ بن حارث: شوال سن ایک ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارث کو ساٹھ مہاجرین کی کمان دے کر رابق کے قریب ثنیۃ المراۃ روانہ کیا۔ وہاں ابوسفیان اور اس کے دو سو سواروں سے ان کا آمنا سامنا ہوا۔ دونوں طرف سے چند تیر چلائے گئے مگر باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی۔

سریہ حضرت سعد بن ابی وقاص: سن ایک ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو بیس آدمیوں کا امیر بنا کر روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ خرار وادی سے آگے نہ جائیں۔ ان کا مقصد قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا لیکن جب یہ دستہ خرار پہنچا تو انہیں پتہ چلا کہ قافلہ کل یہاں سے گزر گیا ہے لہٰذا وہ بغیر کسی تصادم کے واپس آ گئے۔

غزوہ ودان: صفر دو ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ ستر مہاجرین کے ساتھ ابوا یا ودان کی طرف گئے۔ مؤرخ ابن سعد کے نزدیک یہ پہلا غزوہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے۔ آپ ابوا کے مقام تک پہنچے آپ کا ارادہ قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا تھا لیکن وہ آپ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی نکل چکا تھا۔

غزوہ بواط: ربیع الاول سن دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو صحابہ کی معیت میں قریش کے قافلے کو روکنے کیلئے نکلے۔ اس قافلے میں امیہ بن خلف بھی موجود تھا اور سو دیگر قریشی تھے اور دو ہزار پانچ سو اونٹ تھے۔ آپ رضوا کے نواح میں بواط پہنچے مگر وہاں کسی سے سامنا نہ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔

غزوہ عشیرہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ مکہ سے نکلا ہے اور مکہ والوں نے اس تجارتی قافلے میں اپنا سارا مال لگا دیا تھا اس لئے کہ جو منافع ہو وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال ہو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہجری میں مدینہ سے ڈیڑھ سو یا دو سو افراد کے ساتھ عازم سفر ہوئے۔ جب آپ عشیرہ مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قریش کا تجارتی قافلہ آپ کے پہنچنے سے چند روز پہلے ہی وہاں سے جا چکا ہے۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان بنو مدلج کے علاقہ میں ینبوع کے نواح میں ایک علاقے کا نام عشیرہ تھا۔ آپ نے چند روز وہاں قیام فرمایا اور بنو مدلج اور بنو ضمرہ میں سے اسکے حلیفوں سے صلح کا معاہدہ کیا اور اس کے بعد مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ یہ قریش مکہ کا وہی تجارتی قافلہ تھا جس کی شام سے واپسی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اس کے تعاقب میں نکلے تھے اور بدر کا معرکہ پیش آیا تھا۔

غزوہ بدر الاولیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ عشیرہ سے مدینہ واپس تشریف لائے ابھی دس روز بھی نہ گزرے تھے کہ کرز بن جابر نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے تعاقب میں نکلے۔ اس غزوہ کو غزوہ بدر الاولیٰ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ بدر کے ایک جانب سفوان مقام تک مسلمانوں کا لشکر پہنچا تھا۔

سریہ عبداللہ بن جحش: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینہ میں حضرت عبداللہ بن جحش کو آٹھ مہاجرین کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ ان میں انصار کا کوئی شخص نہ تھا اور انہیں ایک خط لکھ کر دیا اور ہدایت فرمائی کہ اس خط کو دو دن سفر طے کرنے کے بعد دیکھنا اور اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق عمل کرنا اور اپنے کسی ساتھی کو اپنے ساتھ چلنے پر مجبور نہ کرنا۔ جب حضرت عبداللہ بن جحش نے دو دن سفر کرنے کے بعد وہ حکمنامہ کھول کر پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ جب تم میرے اس خط کو کھول کر دیکھو تو اپنا سفر جاری رکھو یہاں تک کہ مقام نخلہ میں جو طائف اور مکہ کے درمیان ہے جا پہنچنا اور وہاں قریش کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا اور ان کے حالات سے ہمیں آگاہ کرنا۔

غزوہ بدر الکبریٰ: قرآن کریم میں اس غزوہ کو یوم الفرقان قرار دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ابوسفیان، قریش کا تجارتی قافلہ لے کر شام سے واپس آ رہا ہے جس میں ایک ہزار اونٹ تھے اور اس میں قریش کا بہت بڑا سرمایہ تھا۔ یہ وہی قافلہ تھا جس کے تعاقب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بھی نکلے تھے اور مقام عشیرہ تک پہنچ گئے تھے لیکن یہ قافلہ شام کی جانب جا چکا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قافلے کی واپسی کی اطلاع پا کر مسلمانوں کو اپنے ساتھ نکلنے کی دعوت دی۔

دوسری طرف ابوسفیان کو اس کے جاسوسوں کی طرف سے یہ خبر ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر اس کے تجارتی قافلے پر حملہ کرنے کیلئے روانہ ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ابوسفیان بڑی ہوشیاری کے ساتھ معلومات لیتے ہوئے مسلمانوں کے اس لشکر سے بچتے ہوئے سفر جاری رکھے ہوئے بدر کے چشمہ پر پہنچا یہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ مدینہ والے اس کے قریب ہی کہیں ہیں چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کو معروف راستے سے ہٹا کر ساحل سمندر کی طرف نکل گیا اور بدر کو ایک طرف چھوڑتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

حضور انور نے فرمایا: قریش کے سرداروں کے بارے میں لکھا ہے کہ قریش کے پانچ سردار امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، زمعہ بن اسود اور حکیم بن حزام نے تیروں کے ذریعہ قرعہ ڈالا کہ جنگ پر جانا چاہئے یا نہیں جس سے انکار والا تیر نکلا کہ یہ لوگ جنگ میں نہ جائیں یعنی وہ تیر نکلا جس پر لکھا ہوا تھا کہ مت جاؤ۔ لہٰذا ان سب نے مل کر فیصلہ کر لیا کہ یہ لوگ جنگ میں نہیں جائیں گے مگر پھر ان کے پاس ابوجہل آیا اور اس نے انہیں لے جانے پر اصرار کیا۔ اس سلسلہ میں عقبی بن ابومعیط اور نضر بن حارث نے بھی ابوجہل کا ساتھ دیا اور ان لوگوں کو ساتھ لے جانے پر اصرار کیا۔ عتبہ اور شیبہ کے غلام نے ان سے کہا کہ خدا کی قسم آپ دونوں جنگ میں نہیں بلکہ اپنی قتل گاہ میں جا رہے ہیں۔ اس پر ان دونوں نے جنگ میں نہ جانے کا فیصلہ کر لیا تھا مگر ابوجہل کا اصرار اتنا بڑھا کہ یہ دونوں اس نیت سے سب کے ساتھ جانے پر تیار ہو گئے کہ راستے سے واپس آ جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جنگ کیلئے کفار کی تیاری اور روانگی کی مزید تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔

......☆......☆......☆......

128 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29، 30 اور 31 / دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31 / دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad